اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

جلد ۸ — نمبر ۲۲، ۲۳

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنے — ۷ و ۲۳ شعبان ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مقدس نبی کے مقدس حالات

رحمۃ للعالمین کے احسانات

عورت کی کمزور ہستی پر

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں۔ جب دُنیا میں تُو آتی تھی

جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تری گھبراتی تھی

یہ خُونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی

کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تری کیا عزت تھی؟
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی

عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا۔ تا مرگ سزائیں پاتی تھی

گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

وُہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تُو بھی انسان کہلاتی ہے۔ سب حق تیرے دلواتا ہے
اُن ظلموں سے چھڑواتا ہے

بھیج درود اُس محسن پر تو دن میں سو سو بار
"پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار"
صلِّ علیٰ محمدٍ

(مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۳۴ء

مقدس نبی
کے
مقدس حالات

نسب نامہ سیدنا محمد بن عبداللہ بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب۔

اسی نام پر آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب ملتا ہے۔ جو یوں ہے۔ محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔

اس سے آگے نسب نامہ یوں ہے:۔

کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

اس سے آگے مورخین کے کسی قدر اختلاف کے ساتھ آپکا نسب حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے۔

ولادت جب عبداللہ اٹھارہ سال کے ہوئے تو اُن کے والد عبدالمطلب نے اُنکی شادی آمنہ وہب کی بیٹی سے کی۔ جو حاملہ ہو گئی اسی اثناء میں اور ایک روایت سے وضع حمل کے دو ماہ بعد آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔

آپ کی پیدائش فارس کے مشہور عادل بادشاہ کسریٰ نوشیروان کے عہد میں عام الفیل (جب حبشہ کے ایک بادشاہ نے خانہ کعبہ پر چڑھائی کی۔ اور منہ کی کھائی۔ ڈاروں کے ڈار پرندوں نے اس کی فوج کی لاشوں کا گوشت پتھروں پر مار مار کر کھایا۔) ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن صبح صادق کیوقت جو بڑی برکت کا وقت ہے ہوئی۔

ترکہ آپ کے والد کا ترکہ کچھ بھی نہ تھا چار پانچ اونٹ چند بکریاں اور شائد ایک آدھ لونڈی۔

دُودھ پلائی عرب کا یہ قاعدہ تھا کہ وُہ اپنے بچوں کے لئے دُودھ پلانیوالی کا انتظام باہر سے کرتے تھے۔ چنانچہ بنی سعد بن بکر کی عورتیں دُودھ پلانے کے لئے بچے لینے کو آئیں تو یہ سب سے اچھا بچہ حلیمہ بنت ابی ذویب السعدیہ کے حصہ میں آیا۔ حلیمہ کے خاوند کا نام ابو کبشہ تھا۔ آپ حلیمہ کے پاس چار برس رہے۔ اس عرصہ میں اس گھر پر غیر معمولی برکات کا نزول ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت

عمر کے چھٹے سال آپؐ کی ماں آپؐ کو اپنے میکے لے گئیں اور وہ ابواء میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے فوت ہو گئیں ؛

ماںؐ کے انتقال کے بعد

اُمّ ایمن نے آپؐ کو گود میں لیا اور دادا عبد المطلب آپؐ کے متکفل ہوئے جو دو سال کے بعد فوت ہو گئے۔ اسکے بعد ابو طالب آپؐ کے چچا نے کفالت کی جو بڑے دل گردے کے آدمی تھے۔ مگر فقر و فاقہ سے یہ حال تھا کہ بمشکل اپنے اہل و عیال کی پرورش کر سکتے تھے ؛

نویں سال

آپؐ نے اپنے چچا کے ساتھ شام کیطرف پہلا سفر کیا۔ جب قافلہ والے بصریٰ کے پاس پہنچے تو ایک راہب بحیری نام نے اُنہیں پوچھا۔ کہ عرب سے ایک نبی کا ظہور ہونیوالا ہے۔ اس کی نسبت کچھ بتاؤ۔ تو انہوں نے جوابدیا ابھی تک اس کا ظہور نہیں ہوُا ؛

عمر کا بیسواں سال

اپنی عمر کے بیسویں سال آپؐ حرب فجار میں شریک تھے۔ یہ لڑائی قریش اور اسکے حلفاء اور قیس اور اسکے حلفاء کے درمیان ایک مقام نخلہ نام پر ہوئی۔ جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ قیس کو شکست ہونیوالی تھی مگر صلح ہو گئی ؛

پچیسویں سال

خدیجہ بنت خویلد نے جو ایک مالدار عورت تھی آپؐ کی امانت آپکے صدق آپکے صفات جمیلہ کا شہرہ سنکر آپؐ کو اپنے میسرہ غلام کے ساتھ مال دیکر تجارت کے لئے بھجوایا۔ یہ شام کیطرف آپؐ کا دُوسرا سفر تھا۔ اس دفعہ بہت بڑا نفع ہوُا۔ خدیجہ نے شام کے سفر سے دو ماہ واپسی کے بعد آپؐ سے نکاح کر لیا۔ اس وقت اس کی عمر چالیس برس کی تھی ؛

پینتیسویں سال

ایک بھاری سیلاب آیا۔ جس سے کعبہ کی دیواریں گر گئیں۔ اور اس سے پہلے کچھ حصّہ جل بھی چکا تھا۔ اِسلئے قریش نے چاہا۔ کہ از سر نو اس کی دیواریں اٹھائی جائیں۔ حضور بھی اس تعمیر میں شریک تھے ؛

قریش نے ایسا مال اسپر لگایا۔ جو ربا اور مہر البغی سے پاک صاف ہو۔ اور رؤساء قریش خود اپنے سروں پر پتھر ڈھو ڈھو کر اسکو بنا رہے تھے۔ چنانچہ جناب رسولؐ اور آپکے چچا عباسؓ بھی ان میں شامل تھے۔ آپ تہمد باندھے ہوُئے تھے۔ عباسؓ نے کہا میاں تہمد رکھو اپنے کاندھے پر اور جلد جلد کام کرو۔ آپ نے اپنے چچا کے حکم کی تعمیل کی تو فرط حیا سے غش کھا کر گر پڑے چچا نے سنبھالا اور پوچھا یہ کیا۔ تو جوابدیا۔ ایک سخت آواز مجھے آئی کہ تہمد باندھ لے ؛

بناء کعبہ آپؐ کے مُبارک ہاتھوں سے

حجر اسود کے رکھنے کے بارے میں جب قریش میں جھگڑا ہوُا تو اس مشکل کو رسُول اللہ صلعم کی عقل خدا داد نے یوں حل کیا۔ کہ ایک چادر بچھا دی اور اسکے کونے ہر ایک قبیلے کے سردار کو پکڑوا دیئے اور وہ اس موقعہ پر لے آئے۔ پھر

112

آپؐ نے اُٹھا کر اُسے دیوار میں رکھدیا۔

چالیس سالہ زندگی پر نظر

آپؐ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی جبکہ کوئی مربّی تربیت کرنیوالا نہ تھا۔ کوئی مؤدب ادب سکھلانیوالا نہ تھا۔ مگر خدا تعالےٰ۔ گردو پیش اہل قرابت تھے۔ تو بت پرست ہم صحبت تھے تو مشرک باوجود اسکے آپؐ نے ہوش سنبھالتے ہی امینؔ لقب پایا۔ وہ لوگ ناقص رہ گئے آپؐ بلند مرتبہ ہو گئے۔ وہ لوگ بتونکی پوجا میں مصروف اور آپؐ اس وجہ سے دلدادے ان میں فسق و فجور خونریزی بدستور اور آپؐ ان تمام افعال ناشائستہ و حرکات ناپائستہ سے دور ہر ایک امر جاہلیت سے نفور۔

آپ ابتداء میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ پھر جب مکّہ آئے تو مکہ والوں کے لئے آپکو اگر دولت مقصود ہوتی تو آپؐ اس کو خوب کما سکتے تھے۔ خصوصاً جب خدیجہؓ نے تجارت کے لئے بھیجا۔ اور نکاح بھی کر لیا تو آپؐ کیلئے ایک اچھا موقعہ تھا۔ مگر آپؐ دنیا اور اسکے زخارف کو اللہ تعالیٰ کے مقابل میں بہت حقیر سمجھتے تھے۔ پس جوں جوں آپؐ کی عمر بڑھتی گئی۔ خدا کی محبت اور روحانیت کی رغبت بھی بڑھتی گئی۔ آپؐ خلق سے بالکل منقطع اور تبتل تام کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گر کر اپنی قوم کو ان قیدوں سے رہائی دینا چاہتے تھے جنمیں وُہ گرفتار تھی۔ آخر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی دردمندانہ دُعاؤں کو سُنا۔ اور اشاعت توحید اسلام کیلئے آپؐ کو چُنا۔

ابتدائے نبوت

ایزد سبحانہ نے پہلے پہلے آپؐ کو رویا صالحہ سے ممتاز فرمایا جو کچھ خواب میں دیکھتے بعینہٖ پورا ہوتا۔ آپؐ نے گوشہ نشینی کیلئے غار حراء کو پسند کیا۔ اور خلقت کا دروازہ اپنے پر بند کر دیا۔ دس دس راتیں آپؐ گھر سے باہر رہتے کچھ زاد لیجاتے جب ختم ہوتا واپس گھر آتے اور پھر اسی طرح رجوع فرماتے۔

چالیسویں سال

حجاب اُٹھ گیا۔ اور وُہ نور قدسی آپؐ پر پوری تجلی کے ساتھ ظاہر ہُوا۔ خدا نے اپنے کلام سے ممتاز فرمایا۔ اور اعلیٰ درجہ کی وحی سے سرفراز۔ جو کچھ ارشاد ربّانی ہوتا۔ آپؐ چپکے چپکے اپنے ڈھب کے لوگونکو سُنا دیتے۔

تبلیغ کا اثر

چنانچہ سب سے پہلے بڑی عمر کے لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہؓ اور عورتوں میں سے خدیجہؓ آپؐ کی بیوی اور لڑکوں میں سے علی بن ابی طالبؓ ایمان لائے۔

پھر بہت سے شریف اس سلسلہ حقّہ میں داخل ہُوئے۔ مثلاً عثمان بن عفانؓ زبیرؓ بن العوام عبد الرحمٰن بن عوفؓ صہیبؓ الرومی عمار بن یاسرؓ العبسی عبد اللہ بن مسعودؓ ابوذرؓ الغفاری عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب رسولؐ کے چچا بیٹا عثمان بن مظعونؓ

کیا اسلام شمشیر سے پھیلا

ان ناموں اور اس حالت پر نظر کرکے انصاف سے کہئے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا؟ یہ تو وہ وقت ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؐ علانیہ دعوت بھی نہ فرماتے تھے۔ ان لوگوں کو اسوقت کونسی طمع کونسی حرص تھی۔ جو شریر معترض کہتے ہیں۔ کہ غنیمت کا مال مسلمانوں کی تعداد بڑھا رہا تھا۔ وہ سوچیں مقدس گروہ کو تو سوائے اپنی اہانت اور قسم قسم کی مشکلوں میں پڑنے کے اور کچھ نہ ملتا تھا۔ بیچارے غلاموں کی یہ حالت تھی۔ کہ فقر و فاقہ سے جان بلب ہیں۔ سزا پر سزا مل رہی ہے۔ کہیں گرم ریت پر دھوپ میں لٹائے گئے ہیں کہیں سینہ پر پتھر رکھوائے گئے ہیں مگر وہ اَحَدٌ اَحَدٌ پکارے جاتے ہیں۔ اگر اپنے آقاؤں کا کہنا مان لیتے۔ تو اس دنیا کا بہت سامال پاتے لیکن حق کی اتباع نے ہر مصیبت کو ان کیلئے ذریعۂ راحت بنایا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ؂

کچھ مدت نزول وحی بند

مورخین کے کم و بیش اختلاف کے ساتھ یہ بات ثابت ہے کہ پھر چالیس دن تک وحی نہیں اتری تا ظاہر ہو کہ نزول وحی رسول کی اختیاری اور بناوٹی بات نہیں۔ اور نیز اسلئے کہ پیاس بڑھ جائے اور اپنی استعداد و شوق کے مطابق آب حیات سے حصہ پائیں

سب سے پہلی وحی

پھر اسکے بعد پے در پے وحی نازل ہوتی رہی اور سب سے پہلے جبرئیل فرشتہ یہ وحی لیکر آیا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ جبرئیل کا کہنا کہ پڑھ اور آپؐ کا فرمانا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ آپؐ نبی بننے کے شائق نہ تھے اور نہ یہ امر آپؐ کے وہم و گمان میں تھا۔ اور نہ یہ عبادت و زہد و ریاضت اسکے حصول کیلئے تھی۔ دوم اسی وحی سے اللہ نے بتا دیا کہ خدا تعالےٰ آپکی ربوبیت فرمائیگا اور آپؐ معزز و مکرم ہوں گے۔ اور آپؐ کو اپنی جناب سے وہ علوم پڑھائیگا کہ کتب خانہ ہفت ملت بشست۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

کھلم کھلا دعوت فرماتے ہیں

پہلے تو تبلیغ کا کام چپکے چپکے ہوتا رہا۔ مگر وقت آ گیا کہ آپؐ توحید کا پیغام گرج گرج کر لوگوں کو سنائیں چنانچہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کی تعمیل میں آپؐ نے کھول کھول کر سنانا شروع کیا۔ کہ باپ دادا کی تقلید میں بتوں کی پرستش چھوڑو۔ اللہ سے رشتۂ عبودیت جوڑو۔ ناپسند امور سے بھاگو غفلت کی نیند سے جاگو حلال کھاؤ حلال کماؤ اور صراطِ مستقیم پر آؤ بعض نے مانا بعض نے جھوٹا جانا اور اپنے محسن اور اپنے ناصح اپنے حقیقی خیر خواہ عارف حق آگاہ کو پتھر مارے اور جو ہو سکا کیا۔ اور اسکے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینک کر اپنی بدطینتی کا ثبوت دیا۔ غرض وہ وہ کرتوتیں کیں کہ انسانیت و شرافت کے چہرے پر مارے ندامت کے پسینہ آ جاتا۔ آپؐ نماز کو قدم باہر نکالتے تو اونٹ کی اوجھڑیاں آپؐ کے گلے میں ڈالتے ؂

پانچویں سال

نبوت کے آپؐ نے اپنے رفیقوں کو عنایت محبت و کرم سے فرمایا۔ کہ

119

مجھے جو دُکھ دیتے ہیں وُہ تو دیتے ہیں مگر تمہاری تکلیف مجھ سے نہیں دیکھی جائیگی۔ حبشہ کیطرف ہجرت کر جاؤ۔ اسپر کچھ لوگ جنکا نہ کوئی قبیلہ تھا نہ حامی و ناصر صرف اپنے دین سلامت رکھنے کے لئے چلے گئے۔ دس مرد اور پانچ عورتیں تھیں جو تین ماہ بعد واپس آگئے۔

اسی سال رسول اللہ صلعم کے چچا حمزہؓ اور عمر بن الخطابؓ ایمان لائے اُسوقت چالیس سے زیادہ مرد اور گیارہ عورتیں مُسلمان تھیں۔

ساتویں سال

آپ کو بنی ہاشم و بنی مطلب کے ساتھ شعب میں رہنا پڑا جنمیں مسلم و کافر سوائے ابی لہب کے سب شامل تھے یہ اسلئے کہ قریش آپ کے قتل پر تُلے ہوئے تھے پس اُنہوں نے اُن لوگوں سے کھانا پینا اور میل جول بند کر دیا تاوقتیکہ وُہ آپؐ کو قتل کیلئے نہ سونپ دیں اسپر ایک قول و قرار جو لکھا گیا وہ انہوں نے کعبہ کے اندر لٹکا دیا۔

اُسوقت پھر آپؐ نے اپنے رفیقوں سے کہا کہ حبشہ کیطرف چلے جاؤ۔ یہ دوسری ہجرت ہے۔ اسوقت ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں تھیں جو گئیں۔

قریش نے جب دیکھا کہ حبشہ میں یہ لوگ امن و امان سے سکونت پذیر ہیں تو انہوں نے حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ کو ہدیئے اور تحفے دیکر بھیجا تا وہ اُس سے ان مسلمانوں کی واپسی کی درخواست کریں۔ مگر نجاشی نے صاف انکار کیا۔ اور یہ خائب و خاسر واپس لوٹے۔

نجاشی پر ان مسلمانوں کے نیک نمونہ کا یہ اثر ہُوا۔ کہ وُہ آخر میں ایمان لایا۔

اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل کی وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔

نجاشی جب مرا۔ اور رسول اللہ کو بذریعہ وحی اُسکی وفات کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اس پر نماز جنازہ غائب پڑھی۔

دسویں سال

قریش میں سے چند دلاور اُٹھے کہ اس قول و قرار کو منسوخ کر دیں۔

تین برس کے بعد آپؐ سخت مشقت اُٹھا کر (یہانتک کہ بعض اوقات بھوک کیوجہ سے پتے کھانے پڑے) اس شعب سے نکلے۔ رسول اللہ نے وحی سے خبر دی کہ اس کاغذ کو تو کیڑا لگ چکا ہے۔ ہاں اللہ کا نام باقی ہے۔ چنانچہ جیسا آپؐ نے فرمایا ویسا ہی اُسے پایا۔ مگر باوجود اس اعجاز کے ان میں سے کوئی ایمان نہ لایا۔

اس سال اور بھی کئی واقعات ہوئے:۔

(۱) نصاریٰ نجران کا وفد اسلام لایا۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات پھر اس کی وفات کے دو ماہ بعد چچا ابو طالب ۸۷ برس کی عمر میں مر گئے۔ آپ اپنے مقدور بھر دشمنوں سے مدافعت کرتے حتی الوسع آپکو ایذا نہ دینے دیتے آپؐ کی ہر بات کی دل سے تصدیق کرتے مگر کلمۂ شہادت زبان پر نہ لاتے۔ کہ قوم طعنے دیگی۔ جب مرنے لگے تو شرفاء قریش کو وصیت کی کہ میرے بھتیجے سے نیک سلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں اور اسکی نصرت دعون کا دم بھریں۔ اور کہا محمد ایسی بات لایا جس کو دل نے سچ جانا مگر زبان نے طعنے سہنے کے خوف سے نہ مانا*

چچا کی وفات کے بعد قریش نے ان ایذاؤں کے پہنچانے میں بھی کمی نہیں کی جو وہ ابوطالب کی حیات میں پہنچانے پر قادر نہ ہو سکتے تھے*

سفر طائف رسول اللہ صلعم ان سے اعراض فرما کر طائف تشریف لے گئے اس امید پر کہ وہاں بنی ثقیف آپ کی اس امر میں کچھ امداد کریں گے*

آپ کے ساتھ آپکا وفادار زید بن حارث تھا۔ طائف میں ایک مہینہ قیام فرمایا۔ اور لوگوں کو اللہ رب العالمین کیطرف بلایا۔ مگر کوئی اس دروازے پر نہ آیا۔ بلکہ اپنے ہادی سے بہت برا سلوک کیا۔ اور اپنے شریر و بدمعاش نوجوانوں کو آپ کی ایذا پر اُکسایا۔ اُنہوں نے پتھر مار مار کر آپ کی پنڈلیوں کو زخمی کر دیا یہاں تک کہ نعل مبارک خون سے رنگین ہو گئے۔ زید نے اپنی طرف سے حفاظت کا حق ادا کیا مگر کہاں تک اس بیچارے کا سر کھل گیا۔ اسے بھی بہت سے زخم آئے جب ان لوگوں میں کچھ خیر نہ دیکھی تو مکہ واپس آ گئے*

گیارھویں سال اللہ نے آپ کو اسراء معراج سے اسلام کی آئندہ فتوحات و ترقیات کا کشفی نظارہ بحالت بیداری ایک نورانی جسم کے ساتھ دکھایا اور اسی میں پانچ نمازیں فرض ہوئیں*

اشاعت دین حقہ حضور انور اہل عرب کے میلوں میں جاتے اور انکو حق کیطرف بلاتے اس خالق کون و مکان کا پیغام سُناتے اپنی نبوت و رسالت سے آگاہ فرماتے۔ بعض قبائل شرافت سے پیش آتے۔ اور بعض سخت سست سُناتے۔ مسیلمہ کذاب کے قبیلہ بنو حنیفہ نے خصوصیت سے آپ کی بے ادبیاں کیں۔ مگر آپ تبلیغ کئے جاتے۔ چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا

بیعت عقبۃ الاولیٰ کہ یثرب (مدینہ منورہ) کے چند عرب قبیلہ اوس سے تھے۔ جب آپ نے انکو دعوت دی تو خدا کی توفیق انکی رفیق راہ ہوئی۔ یہود جو نشان آنیوالے نبی کے بتایا کرتے تھے۔ جب انہوں نے آپ میں دیکھے تو وہ صدق دل سے ایمان لائے۔ چھ آدمی تھے پھر ان کے ذریعہ مدینہ میں اسلام پھیلا۔ اسعد بن زرارہ بھی انہی میں سے تھے۔ ان سب نے اگلے سال پھر آنیکا وعدہ کیا۔ چنانچہ جب دوسرے سال آئے تو بارہ مرد تھے دس اوس سے اور دو خزرج سے ان بارہ میں سے پانچ پہلے چھ میں سے تھے۔ ان سب نے عقبہ کے پاس بیعت کی یہ بیعت عقبۃ الاولیٰ کہلاتی ہے۔

بیعت کے الفاظ یہ روایت کئے گئے ہیں کہ "ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائینگے۔ چوری نہیں کرینگے زنا نہیں کرینگے۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرینگے! اور کسی پر بہتان نہیں باندھینگے! امر معروف میں آپ کی نافرمانی نہیں کرینگے اور جہاں اور جس حالت میں ہونگے حق پر قائم رہینگے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے"*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت عقبۂ ثانیہ

پھر یہ لوگ مدینہ میں گئے تو اسلام کا اتنا چرچا ہُوا۔ کہ کوئی گھر اس ذکر سے خالی نہ رہا؛

جب تیرھواں سال نبوت کا شروع ہُوا۔ تو ۷۰ مرد اور دو عورتیں حاضر ہوئیں۔ اور ان سب نے بیعت کی یہ بیعت عقبۂ ثانیہ کہلاتی ہے؛

حضورؐ نے ان لوگوں پر بارہ نقیب مقرر فرمائے ہر خاندان کا ایک نقیب تھا۔ فرمایا تم لوگ اپنی اپنی قوم کے ذمہ وار ہو جیسے عیسےٰ بن مریم کے حواری تھے۔ اور میں تمام قوم کا نگران حال ہوں۔ جب یہ لوگ مدینہ گئے تو اسلام خوب پھیلا؛

ہجرت

اسکے بعد رسول اکرم صلعم نے تمام مسلمانوں کو ہجرت کرنیکا حکم فرمایا کیونکہ کفار کی ایذائیں حد سے بڑھ چلی تھیں اور آپؐ کو فساد منظور نہ تھا۔ پس اصحاب یکے بعد دیگرے کھسکتے گئے۔ اور چپکے چپکے نکل گئے تاکہ ان کی مزاحمت نہ ہو؛

جب قریش نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے کمیٹی کی۔ کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک شخص جمع ہو۔ اور محمدؐ رسول اللہ کو قتل کر دیں۔ اور یوں یہ روز کا جھگڑا نمٹ جائے اللہ نے اپنے نبی کو اس بدنیتی کی اطلاع فرما دی اور ایک قصہ کی تمثیل میں انکو سمجھا بھی دیا کہ تم ناکام رہنے والے ہو۔ پڑھو۔ وکان فی المدینۃ تسعۃ رھطٍ (پ ۱۹ سورۃ النحل)

اسلئے آپؐ نے بھی اپنے رفیق مخلص جاں نثار حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ اسباب سفر کا تہیا کیا۔ ایک ہوشیار رستہ جاننے والے کو دو سواریاں دیں کہ تین رات گذرنے کے بعد غار ثور کے پاس آجانا ادھر آپؐ کے نکلنے کی رات وہ تھی جب کہ کفار مشرکین گھر کا محاصرہ کر چکے تھے۔ اور چند نوجوان منتظر تھے کہ آنکھ لگے اور ہم گلا کاٹیں اللہ نے ان لوگوں کو غافل کر دیا۔ انپر اونگھ سی طاری ہوگئی اور یہ خدا کا نبیؐ بیخوف و خطر ان کے پاس سے انکی آنکھوں میں خاک ڈالکر نکل گیا حضرتؐ اپنے ابن عم علی بن ابی طالبؓ کو اپنے مکان پر چھوڑ گئے تاکہ جو لین دین کے معاملات ہیں انکو طے کر آئے۔ مکان سے نکلکر جناب ابو بکرؓ کو آپؐ نے ساتھ لیا۔ اسوقت حضورؐ کا سن ۵۳ سال تھا؛

مشرکوں کو جب علم ہُوا کہ ہمارا داؤ نہیں چلا تو بہت سٹ پٹائے بہت سے کھوج لگانیوالے ادھر ادھر دوڑائے اور اعلان کیا کہ جو انہیں پکڑ لائے سو اونٹنیاں انعام پائے بعض ڈھونڈنے والے غار کے دہانہ تک بھی پہنچے مگر خدا جسکا محافظ ہو اُسپر کون قابو پائے۔ رستے کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاؤں میں جوتا نہ تھا۔ اسلئے ابو بکر صدیقؓ نے آپؐ کو کندھوں پر اُٹھا لیا۔ جب آپؐ نے غار میں داخل ہونا چاہا تو عرض کیا میری جان آپؐ پر فدا آپکو قسم ہے اس ذات کی جسنے آپکو برحق نبی کرکے بھیجا مجھے پہلے اندر سے دیکھ لینے دیجئے۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے اندھیرے میں تمام غار کو ٹٹولا۔ جب اطمینان ہو گیا۔ کہ اسمیں کوئی ایسی چیز نہیں جو خدا کے برگزیدہ کو ایذا دے۔ تو رسول اللہ صلعم کو اندر آنیکے واسطے عرض کیا۔

حضور علیہ السلام کے اطمینان قلبی اور توکل علی اللہ کی

بات سُنو! کہ ایسے خطرناک و پریشانی افزاء وقت میں آپؐ نے سونے کا قصد کیا۔ تو ابوبکرؓ نے اپنے رانوں پر آپؐ کا سر رکھ لیا۔ جب حضورؐ آرام فرما رہے تھے۔ صدیقؓ نے دیکھا کہ ایک سُوراخ ہے۔ اسپر اپنی ایڑی رکھدی۔ جسپر بچھو نے ڈنگ مارا۔ مگر آپؓ نے اُف تک نہ کی کہ ایسا نہ ہو حضورؐ کی آنکھ کھلجائے۔ اور آرام میں خلل واقعہ ہو لیکن شدّت درد سے آنسو نکل آئے۔ ایک قطرہ سرور کائنات کے چہرہ مبارک پر پڑگیا۔ جس سے آپؐ جاگ اُٹھے۔ پوچھا کیوں کیا تکلیف پہنچی عرض کیا۔ بچھو نے کاٹا ہے۔ آپؐ نے اپنا تھوک مبارک لگادیا تو فوراً درد جاتا رہا۔

حسب قرارداد سابق تین رات کے بعد دو سواریاں آگئیں پس آپؐ نے مدینہ کا عزم کیا۔ **قباء** میں سوموار کے دن ۱۲ ربیع الاوّل کو پہنچے۔ بغرض ۱۳ سال بعد از دعوےٰ مکّہ میں گزار کر حسب سُنّت انبیاء آپؐ نے ہجرت کی۔ اور خُدا نے آپؐ کو بشارت دی کہ رادک الیٰ معاد اور یہ کہ تو اس بلدہ میں پھر داخل ہونے والا ہے۔

حضورؐ نے قباء میں ایک مسجد بنائی جسکی تعریف میں خداوند علیم بذات الصدور نے فرمایا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ۔ اور اسمیں مہاجرین و انصار نماز پڑھتے رہے۔

قباء میں ۲۲ راتیں قیام فرمانیکے بعد آپؐ قباء سے نکلے راہ میں جمعہ کا وقت آگیا۔ آپؐ نے ایک سو ہمراہیوں کے ساتھ یہ پہلا جمعہ پڑھا۔ پھر جمعہ کے بعد آپؐ سوار ہوکر مدینہ کیطرف متوجہ ہوئے۔ سبحان اللہ کیا وجد انگیز نظارہ تھا۔ درمیان میں چودھویں کے چاندکی مانند خدا کا مرسل ہے اور گرد و پیش مہاجر و انصار ستاروں کی مانند ایک دوسرے کے اُوپر گرے پڑتے ہیں استقبال کے لئے عورتیں نوجوان اور چھوٹے چھوٹے بچے شہر سے باہر نکل آئے اور وُہ گیت گا رہے تھے تا بائیبل کی پیشگوئی پُوری ہو کہ سلع کے رہنے والے گیت گائیں گے۔

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا
جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

مدینہ میں ٹھہر کر آپؐ نے اپنے اہل کے لانے کیلئے مکّہ آدمی بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد کا عیال لیکر آگئے۔ مشرکوں نے ان مسلمانوں کو ایذا دینی شروع کی انہیں قید کردیا۔ اور طرح طرح کے عذاب دیئے جو بیچارے ہجرت نہ کرسکتے تھے۔

ہجرت کا پہلا سال

اسی سال میں آپؐ نے مسجد بنائی۔ جسمیں بنفس نفیس کام فرماتے رہے۔ اور اسی سال اذان مشروع ہُوئی تاکہ لوگ نماز کے وقت جمع ہوسکیں۔

یہود نے جب دیکھا کہ اسلامیوں کے قدم جمتے جاتے ہیں تو ازراہِ حسد و عداوت انہیں جوش پھیلا اور وہ سخت مخالفت کرنے لگے۔ حالانکہ اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے مشرکوں کے مقابل میں آنحضرتؐ کے ظہور کے ذریعے ان پر فتح پانے کی دعائیں مانگا کرتے تھے اور انہیں کھول کھول کر بتایا کرتے تھے کہ وہ نبی آنیوالا ہے۔ مدینہ کے منافق عرب جنکا سرغنہ عبداللہ بن ابی بن ابی سلول الخزرجی تھا۔ یہودیوں کی امداد کرتے تھے۔ اسلیئے آپؐ نے یہودیوں سے ایک معاہدہ قیام امن کے لئے کیا۔

آغاز حرب باوجود اس بات کے کہ رسول اکرمؐ مع صحابہ کرام مکّہ سے ہجرت کر آئے قریش نے آپؐ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بلکہ عجیب عجیب طور سے ریشہ دوانیاں شروع کیں ایک طرف مدینہ کے یہودیوں کو اکسایا دوسری طرف تجارت کے بہانے سے اِرد گرد کے بادشاہوں کو سکھایا پڑھایا الغرض جب اُن کے ظلموں کی انتہا ہو گئی تو آیت اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ نازل ہوئی پھر وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ اور وَحَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ سے ظاہر ہے کہ آپ نے تلوار جو اٹھائی تو محض مظلوموں کی رہائی اور قیام امن اور مذہبی آزادی کے حصول کے لئے۔

پہلا سریہ چنانچہ اس سلسلہ میں آپؐ نے ایک سریہ حضرت حمزہؓ اپنے چچا کی سرداری میں ایک قافلہ کی خبر گیری کے لئے بھیجا جو شام سے آرہا تھا کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔

دوسرا سریہ عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب کی سرکردگی میں روانہ کیا تاکہ ایک شامی قافلہ کی دیدبانی کرے چند ایک تیر چلے اور مشرک بھاگ گئے۔

دوسرے سال کے واقعات

۱۔ غزوہ ودّان رسول اللہ ۶۰ آدمی لیکر قریش کے ایک قافلہ کو روکنے کے لئے نکلے لڑائی نہیں ہوئی کیونکہ قافلہ آگے نکل گیا تھا۔

۲۔ غزوہ بواط۔ دو سو مہاجرین کے ساتھ آپ نے خروج فرمایا مگر لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔

۳۔ غزوۃ العشیرہ۔ ایک سو پچاس مہاجرین کیساتھ آپؐ قریش کے ایک بڑے قافلہ کی نگرانی کو نکلے جو ابوسفیان کی سرداری میں شام جارہا تھا۔ یہاں بھی لڑائی نہ ہوئی۔

۴۔ غزوہ بدر اولیٰ۔ اسکا نام غزوہ سفوان بھی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ کرز بن جابر الفہری نے مسلمانان مدینہ کے مویشی لوٹ لئے رسول اللہ نے تعاقب فرمایا مگر وہ سلامت نکل گیا۔

۵۔ آپؐ نے ایک سریہ عبداللہ بن جحش کے ماتحت شام سے آنیوالے ایک قریشی قافلہ کے روکنے کیلئے بھیجا مقابلہ ہوا اور مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

۶۔ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ قبلہ قرار پایا۔ مسلمان سولہ مہینے بیت المقدس کیطرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے۔

۷۔ اسی سال کے ماہ شعبان میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ اِس سے پہلے حضور علیہ السلام ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کی فلاسفی ایک الگ مضمون ہے
مختصر یہ کہ حصول تقوےٰ اور مساکین کی حالت کا علم دعاؤں کی توفیق اور اکل حلال کی تحریک کہ جب حلال چیزیں خدا کے حکم سے چھوڑی جاسکتی ہیں تو حرام کیوں نہ چھوڑی جائیں ؂

۸۔ اسی سال اللہ نے مال پر زکوٰۃ مقرر فرمائی جو ایک امیر پر ہرگز گراں نہیں ہو سکتی یعنی چالیسواں حصّہ ہے! اور اس طرح ہر قوم کے مساکین و فقراء کی ضروریات کا انتظام فرمایا۔ اور عملی رنگ میں بخل کی عادت قبیحہ سے بچایا۔ اور ایثار و فیّاضی کا سبق پڑھایا۔ اور اصول مساوات واخوت کو ذہن نشین کرایا ؂

۹۔ سب سے بڑا واقعہ اس سال کا غزوہ بدر الکبریٰ ہے اللہ کے رسولؐ نے ۳۱۳ مردوں کے ساتھ خروج فرمایا کہ قریش کے اس قافلہ سے مقابلہ کر سکیں جو شام واپس لوٹتا ہوا پہلے سلامت نکل گیا تھا۔ مگر چونکہ نیت بد تھی اور ان کا مقصد مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ اور اپنا فوجی مظاہرہ تھا۔ اس لئے ایک ہزار آدمی اکٹھا ہو کر چڑھ آیا۔ پس میدان بدر میں فریقین کی مڈ بھیڑ ہوئی۔ یہ بڑا خطرناک اور نازک موقعہ تھا۔ گویا اسلام کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اسی لئے حضورؐ نے دردمندانہ دُعا فرمائی تھی کہ اے میرے مولا اگر یہ گروہ ہلاک ہو گیا۔ تو روئے زمین پر تیرا سچا پرستار کون ہوگا۔ ملائکہ الٰہی کا نزول ہوا اور تھوڑی دیر میں قریش کو شکست ہوئی وہ بھاگے اور ستر قریشی مارے گئے اور ستر پکڑے گئے۔ مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ملا۔ اس دن کا نام یوم الفرقان قرار پایا۔ اس جنگ میں قریش کے بڑے بڑے سرغنے قتل ہوئے۔ اور حضورؐ نے پہلے ہی اُن کے مقتل اور مصرع بتا دیئے تھے ؂

مثلاً حنظلہ بن ابی سفیان ابوجہل بن ہشام مسلمانوں کے بھی بارہ یا چودہ بھائی کام آئے۔ اللہ تعالےٰ نے اسی جنگ کے بارے میں ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّۃ فرمایا ہے ؂

قیدیوں کو قریش نے جزیہ دیکر چھڑا لیا۔ فدیہ کی رقم ایکہزار سے چار ہزار درہم تک تھی۔ جسے مال میسر نہ ہو سکا اس کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ مدینہ کے دس لڑکوں کو لکھنا پڑھنا سکھاوے ؂

۱۰۔ غزوہ قرقرۃ الکدر۔ رسول اللہؐ نے بنی سلیم پر خروج فرمایا مگر لڑائی نہ ہوئی۔ پندرہ رات آپؐ سٹیشن سے غیر حاضر رہے ؂

۱۱۔ غزوہ قینقاع۔ یہ مدینہ کی ایک یہودی قوم تھی جنہوں نے نقض عہد کیا اور کھلم کھلا مخالفت کرنے لگے۔ رسول اللہ نے انہیں تنبیہ فرمائی مگر وہ اور بھی تیز ہوگئے آپؐ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ جب عاجز آگئے تو وہ اس شرط پر نکالے گئے کہ اپنے اپنے مال چھوڑ جائیں اور اہل و عیال ہمراہ لیکر خلاصی پائیں۔ مسلمانوں کو اُنکے قلعے سے بہت سے ہتھیار ملے ؂

۱۲۔ غزوۃ السویق۔ یہ غزوہ ستوؤں کی جنگ سے اسلئے نامزد ہوا۔ کہ ابوسفیان بدر کی شکست کا داغ مٹانے کیلئے دو سو سوار لیکر پھر چڑھ دوڑا۔ اپنے چند سپاہیوں کو بھیجکر مکہ کی کھجوروں کو آگ لگوادی۔ دو آدمی مروادیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؐ نے دو سو آدمیوں کے ساتھ تعاقب کیا۔ مگر اتنے میں ابو سفیان بھاگ گیا۔ اور ایسا بے حواس بھاگا کہ اُسکے رفقاء کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے اپنے اپنے ستو گراتے گئے جو مسلمانوں نے حاصل کئے۔

۱۳۔ اسی سال عید کی نماز مقرر ہوئی دو رکعتیں اور اسکے بعد خطبہ تاکہ مسلمانوں میں وحدت پھیلے اور وہ خوشی کے موقعوں پر دوسری قوموں کیطرح خدا کو نہ بھولیں۔

۱۴۔ حضرت علیؓ کا سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراءؓ سے نکاح ہوا۔ دولہا کی عمر ۲۱ سال تھی اور دلہن کی ۱۵ برس کی۔ اسی جوڑے سے حضور انورؐ کی اولاد کا سلسلہ چلا۔

۱۵۔ اسی سال آپؐ عائشہ صدیقہؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی کو اپنے گھر میں لائے۔

تیسرے سال کے واقعات

۱۔ غزوہ غطفان۔ رسول اللہ صلعم نے بنی ثعلبہ اور بنی محارب پر خروج فرمایا کیونکہ یہ لوگ مدینہ پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے تھے۔ ان کا سرغنہ دعثور بن الحارث المحاربی تھا جس کے ساتھ ۴۵۰ سوار تھے۔ مگر سب کے سب پہاڑوں میں چھپ گئے اور لڑائی نہ ہوئی۔

اس غزوہ میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ رسول اکرم صلعم نے اپنے کپڑے سکھانے کیلئے درخت پر لٹکا دیئے اور خود سایہ میں لیٹ گئے۔ دعثور نے تلوار سونت کر کہا کیوں محمدؐ اب مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے توحید سے سرشار آواز میں نہایت طمانیت سے جواب دیا اللہ۔ یہ سنتے ہی اسپر ایسی دہشت طاری ہوئی۔ کہ تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی۔ رسول اللہؐ نے وہی تلوار اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا۔ اب تو بتا تیرا کیا حال ہو۔ دعثور نے کہا مجھے کوئی نہیں بچا سکتا یہ نکتہ معرفت اسپر اثر کر گیا اور وہ اسلام لایا۔

۲۔ غزوہ بحران۔ رسولؐ نے تین سو اصحاب کے ساتھ بنی سلیم پر چڑھائی کی جو مدینہ پر غارت کا ارادہ رکھتے تھے مگر وہ بھاگ گئے اور لڑائی نہ ہوئی۔

۳۔ اس سال کا سب سے مشہور واقعہ غزوہ اُحد ہے۔ بدر کے میدان میں قریش کے عمائد جو قتل ہوئے تھے اُن کا بدلہ لینے کے لئے ابو سفیان کی سرداری میں تین ہزار عرب چڑھ کر آئے۔ رسول اللہؐ کو جب اپنے چچا عباس کی چٹھی سے یہ اطلاع ہوئی۔ تو آپؐ بھی ایک ہزار آدمی کیساتھ ان کے مقابلہ کے لئے بڑھے۔ رستہ میں تین سو تو عبداللہ بن ابی کیساتھ الگ ہو گئے۔ باقی سات سو رہے۔ جب فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو رسول اللہؐ نے پچاس تیر انداز عبداللہ بن جبیر کے ماتحت ایک ٹیلے پر متعین فرمائے کہ ہمیں شکست ہو یا فتح تم یہاں سے نہ ٹلنا۔ مسلمانوں کو خدا نے فتح دی تو یہ لوگ بھی مال غنیمت کے خیال سے وہاں سے اتر آئے صرف عبداللہ اور چند ساتھی وہاں جمے رہے۔

خالد بن ولید نے (جو ان دنوں ابھی اسلام نہیں لائے تھے) جب دیکھا کہ مورچہ خالی ہے۔ تو وہ پیچھے سے فوج کے عقب پر آ گرے عکرمہ بن ابو جہل بھی آ گیا۔ دونوں نے ملکر عبداللہ بن جبیر اور انکے چند ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ پھر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اور خوب تلوار چلائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے لشکرِ اسلام کو فتح کے بعد ہزیمت ہُوئی ؞

اِس نازک وقت میں رسُولؐ کیساتھ چند صحابہؓ ثابت قدم رہے جن میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ حضرت علیؓ بھی تھے۔ جو مجروح ہُوئے حضُور علیہ السّلام کی رباعی پر ایک پتھر لگا۔ عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ نے آپؐ کے قتل کا قصد کیا۔ اسکو تو حارث بن الصمہ نے قتل کر دیا اور ابّی بن خلف نے جب وار کرنا چاہا تو آپؐ نے ایک ہتھیار پھینک دیا۔ جس سے وُہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس کے سوا رسُول اللہ نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ غرض اسی طرح کئی صحابیوں کو رسُول اللہ کی مدافعت کرتے ہُوئے زخم آئے ؞

ستّر سے زیادہ مُسلمان شہید ہوئے ۶ مہاجر سے باقی انصار اور مشرکوں کے ۲۳ مارے گئے۔ اور قریش نے بعض مسلمانوں کی لاشوں کو مثلہ کر دیا۔ یعنی ناک کان کاٹ ڈالے۔ اس لڑائی میں رسُولؐ کے چچا حمزہؓ بھی جُبیر بن مطعم کے غلام وحشی نام کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ جبیر نے وحشی کو اپنے چچا طعیمہ کا انتقام لینے کیلئے بھیجا تھا۔ جسے حضرت حمزہؓ نے بدر میں مار دیا تھا۔ وہ اسی تاک میں تھا ایک موقعہ پر غافل پاکر آپؓ پر وار کر دیا ؞

اِس پسپائی میں مُسلمانوں کو دو سبق حاصِل ہوئے۔ ایک تو یہ کہ حکمت معلوم ہو یا نہ مُسلمانوں کو اپنے رسُول مقبولؐ کے حکم کی جان و دل سے تعمیل کرنی چاہئے۔ دوئم۔ امُورِ دنیا کی طرف ایسا انہماک نہ ہو جس سے دین کو ضرر پہنچے یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھیں ؞

اِس جنگ میں ایک طرف خلاف حکم رسُولؐ تیر اندازوں نے اس ٹیلہ کے مورچے کو چھوڑ دیا۔ دُوسری طرف بعض مُسلمانوں نے جہاد اور مدافعت سے دُنیا کے مال کو ترجیح دی تو فتح کے بعد ہزیمت پائی ؞

۴۔ غزوہ حمراءُ الاسد۔ یہ مقام مدینہ سے ۸ میل ہے جب مُشرکوں نے یہ طعنہ سُنا کہ تم احد میں کیا کر آئے۔ نہ محمدؐ کو مارا نہ مُسلمانوں کی جوان عورتوں کو پیچھے چڑھلائے تو جوش میں آکر اُنہوں نے کہا اچھا جو ہو سو ہو ایکدفعہ مُسلمانوں کا استیصال کر کے لوٹیں۔ تو رسُول اللہ صلعم نے خروج فرمایا اور ارشاد کیا۔ میرے ساتھ وہی شامل ہو جو کل احد کی لڑائی میں شامل تھا۔ مُشرکوں کو بھی خبر ہو گئی۔ اُنہوں نے سید سے مکّہ جا دم لیا ؞

۵۔ حضرت عثمان بن عفان نے رسُول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی لڑکی اُمِّ کلثوم سے اسکی بہن رقیہ کی فوتیدگی کے بعد نکاح کیا۔ آپکا لقب ذو النورین ہُوا ؞

۶۔ رسُول اللہ صلعم نے حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے اور زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا ؞

۷۔ حضرت علیؓ کے ہاں "حسن" پیدا ہوئے۔ رضی اللہ عنہا۔

۸۔ شراب کی نسبت پہلے حکم نازل ہُوا تھا۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی پھر اس سال رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ فرما کر قطعی طور سے حرام کر دیا۔ اور یہ تدریجی اصلاح نہایت مصلحۃ اور حکمت عملی پر مبنی تھی اور رسُولؐ اور اُسکے برگزیدہ صحابہؓ نے تو ابتدا سے کبھی نہیں چکھا آج جو کام ٹمپرنس سوسائٹیاں زور شور سے کر رہی ہیں۔ اور ڈاکٹر اپنی علمی تحقیقات سے شراب کو اُمّ الخبائث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہہ رہے ہیں۔ اِسلام تیرہ سو سال اس سے پہلے کر چکا ہے؛

چوتھے سال کے واقعات

۱- غزوہ بنی نضیر۔ یہود کے ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے مسلمانوں اور اُن کے درمیان معاہدہ تھا کہ لڑائی کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرینگے۔ اُن کے محلہ میں ایک جھگڑا ہو گیا۔ رسول اکرمؐ چند اصحاب کے ساتھ وہاں گئے تاکہ تصفیہ ہو جائے۔ انہیں سے ایک شریر نے چکی کا پاٹ گرا کر آپکو مار دینا چاہا لیکن اعلام الٰہی سے آپؐ اُٹھکر چلے گئے پیچھے سے صحابہؓ بھی آ گئے۔ آپؐ نے اُنکو جلاوطنی کا آرڈر سنایا پہلے تو مان لیا پھر مقابلہ پر تُل گئے۔ مسلمانوں نے محاصرہ کر لیا تو وُہ اپنا مال و اسباب اور بال بچہ لیکر نکل گئے؛

۲- غزوہ ذات الرقاع۔ حضورؐ نے سات سو لڑنیوالوں کے ساتھ خروج فرمایا۔ تاکہ بنو محارب و بنو ثعلبہ کو جو مسلمانوں پر حملہ کرنیکی تیاریاں کر رہے تھے۔ روکدیں۔ کفار اپنی عورتیں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر ایک گروہ اُن میں سے لڑائی پر بھی آمادہ ہوا۔ مگر کچھ ایسا رعب پڑا کہ نہ لڑ سکے۔ اِسی غزوہ میں جبریلؑ صلوٰۃ الخوف اور تیمم کا حکم لائے؛

۳- غزوہ بدر الآخرہ۔ ابو سفیان احد کے دن کہہ گیا تھا کہ اب اگلے سال میدانِ بدر میں میری تمہاری باتیں ہونگی اسلئے آپؐ ۱۵۰۰ جانباز کیساتھ مدینہ سے باہر نکلے۔ ابو سفیان نے ایک شخص بھیجا۔ کہ کفار بڑے زور شور سے حملہ کرنیوالے ہیں! سکا مطلب تھا۔ مسلمان ڈر جائینگے۔ اور ہماری عزت رہ جائیگی مگر مسلمان یہ سُنکر بہت خوش ہوئے۔ اور اُنکے ایمان میں اور بھی زیادتی ہوئی۔ کہ وعدۂ نصرت پورا ہونیوالا ہے۔ غرض اُس کا داؤ نہ چلا؛

۴- (ا) حسین بن علیؓ پیدا ہوئے (ب) زینبؓ بنت خزیمہ رسول اللہؐ کی حرم محترم فوت ہوئی۔ (ج) ام سلمہؓ ہند سے آپؐ نے نکاح کیا (د) زید بن ثابت کو آپؐ نے حکم دیا کہ عبرانی لکھنا پڑھنا سیکھے تاکہ یہود سے خط و کتابت میں مشکل واقع نہ ہو؛

پانچویں سال کے واقعات

۱- غزوہ دومۃ الجندل۔ یہ ایک مقام ہے مدینہ سے ۱۵-۱۶ رات کے فاصلہ پر یہاں دشمنانِ اسلام نے جمع ہو کر رہگذروں پر ڈاکے ڈالنے شروع کئے۔ اور یہ ارادہ بھی تھا کہ مدینہ پر حملہ کر دیں بطور پیشبندی ایکہزار سپاہ کیساتھ رسول اللہ صلعم نے اُن پر خروج فرمایا۔ جب قریب پہنچے تو وہ پراگندہ ہو گئے اور اپنے مویشی چھوڑ گئے اور مسلمان سالم غانم واپس آ گئے؛

۲- غزوہ بنی المصطلق۔ اسکا نام مریسیع بھی ہے (جو بنی خزاعہ کے چشمہ کا نام ہے) یہ لوگ بھی مسلمانوں پر حملہ کرنیکے لئے لشکر ترتیب دے رہے تھے۔ نیز انہوں نے احد کی جنگ میں قریش کی مدد کی تھی۔ رسول اللہؐ کی چڑھائی کی خبر سے یہ سخت ڈرے عرب تو ان سے جُدا ہو گئے۔ پھر بھی مریسیع پر فریقین میں کچھ لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں نے یکدم حملہ بول دیا۔ اور انکو قید کر لیا۔ دس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتل بھی کئے اور مسلمانوں کا ایک شخص کام آیا۔ قیدیوں میں اس قوم کے سردار الحارث کی بیٹی برہ بھی تھی۔ آپؐ نے اس قوم کا دل ہاتھ میں لینے اور انکو معاف کر دینے کیلئے اس سے نکاح کر لیا جویریہ اسکا نام رکھا۔ اسکی قوم کے دو سو قیدی مسلمانوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ نکاح کے بعد سب مسلمانوں نے انہیں چھوڑ دیا کہ ہم رسول اللہؐ کے سسرال کے آدمیوں کو قید میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اس کرم فرمائی اور رسولؐ کی گہری سیاسی حکمت عملی (یہ لفظ پاک معنوں میں لیا جاوے) کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بنی مصطلق آخر اسلام لا کر مسلمانوں کے معاون بنے؛

۳۔ غزوہ خندق۔ جسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں مشرکین قریش کے کئی گروہ جمع ہوئے بنو نضیر یہودی بھی ان میں شامل تھے۔ انکی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی۔ ابو سفیان انکی کمانڈ کر رہا تھا۔ مسلمان مدینے سے باہر نہیں نکلے بلکہ سلمان الفارسی کے اشارہ سے ایک خندق کھود لی مشرکوں اور یہودیوں نے مل کر مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ جو ۱۵ روز تک رہا۔ یہ وقت ایسا تنگی اور امتحان کا تھا کہ بنو قریظہ نے بھی اپنا عہد توڑ دیا۔ اور منافق جو کچھ اپنے سینوں میں چھپائے بیٹھے تھے۔ انکی زبان پر آگیا۔ قرآن شریف میں اس حالت کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی گئی ہے زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا اللہ نے اپنے رسولؐ کی دعا اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ اور مومنوں کے نعرہ ہائے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کو سن لیا؛

ایک زناٹے کی آندھی چلی انکی آگ بجھ گئی۔ اور کنکریوں اور ریت سے انکی آنکھیں بھر گئیں خیمے اکھڑ گئے اور اذن الٰہی سے بھاگڑ پڑ گئی۔ انکا سردار ابو سفیان ایسا حواس باختہ ہوا۔ کہ اپنی سواری کا گھٹنا کھولنا یاد نہ رہا۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہوئی جُنْدٌ مَّا ھُنَالِكَ مَھْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ؛

۴۔ چونکہ بنو قریظہ نے نقض عہد کیا اور احزاب میں دشمن کو مدد دی اسلئے رسول اللہؐ نے تین ہزار فوج کے ساتھ انکا محاصرہ کر لیا۔ انہوں نے از خود سعد بن معاذ کو اپنا حکم مانا اسی نے فیصلہ کیا۔ کہ ان کے جوان جو لڑائی کے قابل ہیں قتل کر دیئے جائیں چنانچہ اسپر عمل کیا گیا۔

۵۔ زید بن حارث باوجود اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ کی تاکید کے جب اپنی بیوی کو نہ رکھ سکا۔ کیونکہ اُسے اپنے حسب و نسب عظمت جلال حسن و جمال پر بہت غرہ تھا تو اُسے طلاق دیدیا۔ رسول اللہؐ نے اسکی دلدہی اور متبنّٰی کی رسم کو اڑانے کیلئے حکم الٰہی سے اُس سے نکاح کر لیا۔ تاکہ آئندہ متبنّٰی حقیقی بیٹا نہ سمجھا جائے۔ چونکہ آپؐ ہی نے یہ نکاح کرایا تھا۔ اس واسطے لوگوں کے ابتلاء سے آپؐ اندیشہ فرماتے تھے لیکن خدا نے فرمایا اسکی کچھ پروا نہیں چاہیئے۔ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ؛

اسی سال وہ آیت نازل ہوئی جسپر امت محمدیہ کے ایمان کا مدار ہے۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی آپؐ کا جسمانی بیٹا تو کوئی نہیں نہ زید نہ کوئی اور مگر آپؐ نبیوں کی مُہر ہیں آپؐ کی مُہر سے کئی رُوحانی فرزند ہوں گے۔

یہ جو بکواس کرتے ہیں کہ آپؐ نے زینب کو احیاناً دیکھ لیا اسلئے اسکے نکاح میں رغبت فرمائی۔ اوّل اُسوقت آیت حجاب نازل نہ ہوئی تھی۔ دوم اگر آپؐ نکاح چاہتے تو پہلے بھی کرسکتے تھے۔ کیونکہ آپؐ نے خود ہی زید سے نکاح کروایا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ کو ایک رسم کا عملی طور سے مٹانا متبنّےٰ کا مسئلہ سمجھانا منظور تھا۔

۶۔ آیت حجاب نازل ہوئی جو ایسی ضروری ہے کہ اب تمام مہذّب قومیں آہستہ آہستہ اسپر عمل پیرا ہونا چاہتی ہیں۔

۷۔ اسی سال بشرط استطاعت حج فرض ہوا۔

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے جسمیں شریف و وضیع امیر فقیر ایک وردی میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتے ہیں۔ تاکہ دُور دراز علاقوں کے مُسلمان تبادلہ خیالات و تجدید عہد اخوت کرسکیں اسکے لئے عرفات ایسے ریتلے اور کُھلے میدان سے بڑھ کر کوئی میدان نہیں ہوسکتا۔

چھٹے سال کے واقعات

۱۔ غزوہ بنی لحیان۔ ان لوگوں نے عاصم بن ثابتؓ اور اسکے بھائیوں کو دھوکہ سے قتل کردیا تھا۔ وہ یُوں کہ رسُول اللہ صلعم نے عضل اور قارہ عرب کے دو قبیلوں کی درخواست پر اپنے دس آدمیوں کو اُنکی ہدایت کے لئے بھیجا تاکہ اُنکو دین سکھادیں۔ مگر انہوں نے بنی ہذیل کو سکھا کر ۸ مروا دیئے ۲ مکّہ والوں کے آگے بیچ دیئے۔ وہ بھی شہید ہوئے۔ پس اسلئے رسُول اللہ صلعم نے دو سَو سوار کیساتھ چڑھائی کی مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔

۲۔ غزوۃ الغابہ۔ جب عیینہ بن حصن نے چالیس سواروں کے ساتھ رسُول اللہ صلعم کی اونٹنیوں پر چھاپا مارا۔ اور ابوذر کے بیٹے کو جان سے مار دیا۔ بیوی کو باندھ لے گئے مگر وہ آپؐ کی تیز رفتار اونٹنی پر چڑھ کر قید سے بھاگ آئی۔ تو آپؐ نے پانچسو آدمیوں کیساتھ اس لوٹ مار کے انسداد کیلئے چڑھائی کی۔ فریقین کی دو تین جھپٹیں ہوئیں۔ ایک مسلمان اور دو مشرک مارے گئے تھے۔ دس اونٹنیاں اُن سے چھڑائی گئیں۔ عیینہ نے پرلے درجے کی نمکحرامی کی کیونکہ آپؐ نے اُسے اونٹنیاں چرانے کیلئے زمین بھی دی تھی۔ مگر اُس نے کفران نعمت کیا۔ اور خندق کی لڑائی میں احزاب کی ہمراہی کی۔ اور پھر اونٹنیوں پر چھاپا مارا۔ ایسے محسن کش کو کوئی عدالت بری نہیں کرتی۔

۳۔ غزوہ حدیبیہ۔ رسُول اللہ صلعم ایک خواب کی بنا پر عمرہ کے ارادہ سے چودہ سو آدمیوں کے ساتھ مکّہ روانہ ہوئے کوئی جنگی ہتھیار ساتھ نہ لیا۔ صرف تلواریں نیام میں تھیں۔ قریش نے جب یہ سُنا۔ تو اکٹھے ہو کر رستہ روک لیا۔ مکّہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک گھاٹ ہے اشطاط نام وہاں رسُول اللہ کو بھی یہ خبر پہنچ گئی تو آپؐ نے احباب سے مشورہ کیا۔ کہ آیا واپس لوٹ جائیں یا آگے بڑھیں۔ کفار تو بیت الحرام سے روکنے کیلئے جمع ہو رہے تھے۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا۔ آپؐ عمرہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارادے سے نکلے ہیں۔ آپ کسی سے لڑنیکا قصد نہیں رکھتے آپ کی نیت بخیر ہے۔ پس آپ چلئے جو ہمیں روکے گا۔ دیکھا جائیگا۔ فرمایا بہتر بسم اللہ جب ثنیۃ المرار کے پاس پہنچے۔ تو رسول پاک کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ بہت کوشش کیگئی مگر وہ نہ اُٹھی تو لوگوں نے کہا کہ قصواء اڑ گئی فرمایا یہ تو اس کی عادت نہیں ہے اُس ذات پاک نے کسی مصلحت سے روکا ہے جس نے ہاتھیوں کو روک لیا تھا۔ اور میں تو ان کی سب ایسی باتیں ماننے کو تیار ہوں۔ جو الٰہی تعظیمات پر مشتمل ہوں۔ پھر آپ نے اونٹنی کو چلایا تو وہ چل پڑی اور آپ حدیبیہ میں جا اترے وہاں بہت سی گفتگو اور ردّ و قدح کے بعد فریقین میں صلح ہو گئی اگر لڑائی ہوتی تو یقیناً مسلمان فتح پاتے۔ لیکن بیت اللہ کی حرمت کیوجہ سے آپ نے لڑائی نہ کی۔ صلح کے مشہور شرائط یہ ہیں کہ (۱) دس سال تک آپس میں لڑائی نہ ہو (۲) ایکدوسرے کو امن دیں (۳) اس سال مسلمان واپس چلے جائیں (۴) کفار سے اگر کوئی آدمی (خواہ مسلمان ہوکر) مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو اُسے واپس کیا جائے اور اگر ان مشرکوں کے پاس مسلمانوں کا کوئی آدمی آجائے تو واپس نہیں دیا جائیگا۔ جو محمدؐ کے ساتھ ملنا چاہے اُن کے ساتھ ملجائے۔

اسی غزوہ میں بیعۃ الرضوان لی گئی۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ حضورؐ نے عثمان بن عفان کو حدیبیہ سے مکہ میں پیغام دیکر بھیجا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے۔ مشرکوں نے ان کو روک لیا اور یہ افواہ اڑ گئی کہ عثمانؓ قتل کر دیئے گئے۔ اسپر رسول اللہ نے لوگوں سے ایک درخت کے نیچے یہ بیعت لی کہ ہم بھاگینگے نہیں لڑنے مرنے پر راضی ہیں قریش نے یہ سُنکر حضرت عثمانؓ اور ان کے رفقاء کو رہا کر دیا۔

اسی بیعت میں یہ آیت نازل ہوئی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِہِمْ جو رفض کی جڑھ کاٹتی ہے۔

صلح کی شرائط پر بعض مسلمان گھبرائے مگر اللہ تعالےٰ نے انّا فتحنا لك فتحا مبینا سے اُنکی تسلّی کر دی۔ کہ یہی صلح فتح مکّہ کا پیش خیمہ ہونیوالی ہے۔ اور اتنے عرصہ میں مسلمانوں کو اپنی ترقی اور ساز و سامان درست کرنیکا موقعہ مل گیا۔

۷ھ۔ اس سال حضور علیہ السّلام نے بادشاہوں کو دعوتی خطوط لکھے۔ اور مہر کے لئے ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی جسپر محمدؐ رسول اللہ کھدا ہوا تھا۔

ایک چٹھی روم کے بادشاہ کیطرف ایک امیر بصرٰی کے نام ایک امیر دمشق کی جانب مقوقس امیر مصر کو بھی لکھا اور نجاشی کو بھی۔ اور فارس کے بادشاہ کسرٰی کو بھی جس نے مکتوب کو پھاڑ دیا۔ اور آپؐ نے یہ واقعہ سُن کر فرمایا۔ خدا اس کے ملک کو بھی پارہ پارہ کر دے گا (ایسا ہی ہوا) منذر بن ساوی ملک البحرین کو بھی یہ تبلیغی خط لکھا وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان ہو گیا۔ جلندی کے بیٹے جیفر اور عبد عمان کے دونو بادشاہ بھی خط پڑھکر مسلمان ہو گئے۔

ملک یمامہ ہوزہ بن علی کو بھی ہدایت نامہ گیا۔

قیصر عظیم کو جو رقعہ لکھا تھا۔ اُس کی نقل ابتک موجود ہے:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

من محمد بن عبد اللہ۔ الیٰ ھرقل عظیم الروم سلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔

اما بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لا سلامتی پا۔ اور اللہ تعالیٰ تجھے دُہرا اجر دیگا۔ اور اگر تُو منہ پھیر لیگا۔ تو اریسیوں کا گناہ بھی تیرے ہی سر پر اور اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اللہ کے سوا کسی کو حرام حلال غرض فرمانبرداری میں رب نہ بنائیں یعنے ان کا ساختہ پرداختہ بغیر وحی کے نہ مانیں۔ اگر تم یہ نہیں مانتے تو گواہ رہو ہم فرمانبردار ہیں۔

قیصر کو جب یہ خط ملا تو اس نے کہا محمد (صلعم) کی قوم کا کوئی شخص بلاؤ۔ ابو سفیان بن حرب شام ہی میں تھا۔ اور اُس وقت مشرک تھا اُس نے حضورؐ کے بارے میں بہت سے سوال کئے۔ جس کے جواب سُن کر کہنے لگا۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے جو تم کہتے ہو تو وُہ عنقریب میرے دارالخلافہ کو بھی فتح کریگا۔ یہ تو مجھے پہلے بھی معلوم تھا۔ کہ وُہ نبی ظہور کرنیوالا ہے مگر مجھے یہ خبر نہ تھی کہ وُہ تم میں سے ہے۔ اگر میں حاضر ہو سکتا تو ضرور ہوتا۔ اور اگر آپؐ کے پاس ہوتا۔ تو آپؐ کے قدم دھوتا۔

ساتویں سال کے واقعات

۱۔ غزوہ خیبر۔ یہ ایک شہر تھا۔ جسکی زمین زرخیز تھی۔ اور جسمیں گڑھیاں بھی تھیں مدینہ سے شام کیطرف ۸۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اس میں بنو نضیر رہتے تھے۔ جنہوں نے جنگ احزاب میں بڑے جوش و خروش سے حصّہ لیا تھا۔ رسُول اللہ صلعم نے ماہ محرم میں ۱۶۰۰ آدمیوں کے ساتھ اُنپر فوج کشی کی۔ رات کو وہاں پہنچے آپؐ کی عادت مبارک تھی کہ رات کو کسی پر حملہ نہ کرتے۔ صبح کو لڑائی فرماتے۔ مسلمانوں نے اُنکا محاصرہ کر لیا ۶ راتیں گذر گئیں ساتویں رات حضورؐ نے فرمایا میں جھنڈا علے الصبح اُس شخص کے حوالے کرونگا۔ جسے اللہ اور اُس کا رسُول پسند کرتا ہے۔ صبح کو آپؐ نے علی ابن ابی طالبؓ کو رایت اسلام دیا۔ حضرت مرتضیٰ کو آشوب چشم کی شکایت تھی۔ آپؐ نے اپنے آب دہن مبارک سے برکت دی اور دُعا کی اُسی وقت اللہ کے اذن سے اچھے ہو گئے حضرت علیؓ اور آپؐ کے ہمراہیوں نے داد شجاعت دی اور بڑی سختی سے حملہ کیا۔ آخرکار فتح ہوئی اور مسلمانوں کو بڑا مال غنیمت ملا۔ روایت کی گئی ہے کہ حضرت علیؓ نے جلال میں آکر خیبر کا دروازہ اُکھیڑ کر اُسے ڈھال بنا لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲- اِس سال خیبر کی فتح کے بعد حبشہ کے مہاجر جن میں ابو موسیٰ اور اس کی قوم کے لوگ تھے۔ دس برس کی اقامت کے بعد واپس آگئے۔

۳- فدک فتح ہوا۔ جو خیبر سے قریب ہی ایک گڑھی تھی۔ مدینہ سے چھ راتوں کے فاصلہ پر یہ فئے میں حاصل ہوا کیونکہ جنگ نہیں ہوئی۔ بلکہ یہود سے اس شرط پر صلح ہوئی۔ کہ اپنا مال چھوڑ جائیں اور اُن کو قتل نہ کیا جاوے۔ مال فئے کا حکم سورۃ الحشر میں مرقوم ہے۔ جسے ذرا بھی قرآن مجید سے آگاہی ہے وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ مال ورثہ میں نہیں مل سکتا۔ فاطمۃ الزہرا نے ایک امتحانی مقدمہ جناب ابوبکرؓ کی عدالت میں ڈالا تھا۔ صدیق نے وہی فیصلہ کیا جو قرآن مجید میں مسطور ہے اور جس کی جناب خلیفہ بلافصل سے توقع کیجا سکتی تھی۔ سیدۃ النساء اس فیصلہ پر مطمئن ہوگئیں کہ میرے ابا کے جانشین کتاب و سنت پر پورے ثبات کے ساتھ قائم ہیں۔ اسلئے عمر بھر خاموش رہیں۔ اور حضرت علیؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اس فیصلہ کو مسترد نہیں کیا۔ حالانکہ غلطی کی اصلاح فرض ہے۔

۴- اہل تیماء (مدینہ سے ۸ منزل کے فاصلے پر گاؤں ہے) جو یہودی تھے۔ ان سے جزیہ پر مصالحت ہوئی۔

۵- غزوہ وادی القریٰ (خیبر اور شام کے درمیان ہے) اللہ کے رسول نے انہیں امن و آشتی کی ہدایت کی وہ مسلمانوں سے برسرِ پرخاش ہوئے تو مسلمانوں نے بھی ہتھیار سنبھالے۔ اور بہت سی غنیمت حاصل کی۔

۶- مدینہ کے ارد گرد کے یہود مطیع ہوگئے۔ اسلئے مسلمانوں کو قرب و جوار کے دشمنوں پر جو اِدھر اُدھر لگائی بجھائی کرتے پھرتے تھے گونہ بیفکری ہوگئی۔

۷- جب ذی القعدہ کا چاند چڑھا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یوم الحدیبیہ کے عمرہ کو قضا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سب مسلمان سوائے معدودے چند کے جو فوت ہو چکے تھے۔ روانہ ہوئے۔ جب مرّ الظہران پر پہنچے (مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک موضع کا نام) تو قریش ڈر گئے اور انہوں نے اپنا قاصد بھیجا کہ یا محمدؐ ہمنے کوئی نئی بات نہیں کی جس سے آپؐ ناراض ہوئے ہوں۔ اور ہم نے آپکو بچپن سے عہد شکن نہیں پایا۔ آپؐ نے جواب دیا کہ ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ عمرہ کرنے آئے ہیں۔ جب مسلمان مکہ میں پہنچے تو مشرکین پہاڑ پر چڑھ گئے تاکہ مسلمانوں کو بیت الحرام کا طواف کرتے نہ دیکھیں۔ تین روز ٹھہرنے کے بعد حضورؐ واپس چلے آئے۔

۸- خالد بن الولید مشہور اسلامی سپہ سالار۔ عمرو بن العاص۔ عثمان بن ابی طلحہ اسلام لائے۔

۹- حضورؐ نے حُیَیّ بن اخطب بنی النضیر کے سردار کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا۔ اور یہ خیبر کے روز قیدیوں میں آئی۔ اس میں بھی وہی مصلحت تھی جو پہلے بیان ہو چکی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰۔ میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا۔ جو آپؐ کے چچا حمزہ احدی شہید کی بیوہ تھی۔ یہ آخری بی بی ہے جسے آپؐ نکاح میں لائے ۔

آٹھویں سال کے واقعات

۱۔ جنگ موتہ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا جو قاصد تبلیغی چٹھی دیکر امیر بصریٰ کو بھیجا تھا وہ قتل کر دیا گیا۔ پس ماہ جمادی الاول میں آپؐ نے ایک لشکر طیار کیا۔ جس کی تعداد تین ہزار تھی تاکہ اس کا قصاص لیا جائے۔ زید بن حارثہ کو انکا امیر بنایا اور فرمایا زید شہید ہو گیا تو جعفر کو امیر بنا لینا اور جعفر شہید ہوا تو پھر عبد اللہ بن رواحہ کو اور یہ بھی وصیت کی۔ کہ رہبانوں سے کچھ تعرض نہ کریں نہ کسی عورت یا بچے کو قتل کریں نہ بوڑھے مرد کو اور نہ درخت کاٹیں۔ زید جب موتہ میں پہنچا تو رومی لشکر ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں جمع تھا! اور اُن کے پاس اسقدر سامان جنگ کہ کچھ شمار نہیں۔ لڑائی شروع ہوئی زید مارا گیا تو جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا اٹھا لیا۔ اُسکا دایاں بازو کٹا تو اُس شیر مرد نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا۔ دونو ہاتھ کٹ گئے تو سینہ سے لگا لیا۔ آخر وُہ بھی شہید ہوا تو عبد اللہ نے جھنڈا لے لیا۔ آخر وہ بھی شہید ہو گیا مُسلمان شائید پسپا ہو جاتے مگر خالد بن ولید تھا۔ اور اسقدر تندی سے سمٹ کر حملہ کیا کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اور مُسلمانوں کو مال غنیمت ملا۔ مدینہ آئے تو حضرت نبیؐ نے خالد کو شاباش دی ۔

یعلی بن امیہؓ موتہ کی خبر پہلے پہنچانے کیلئے آگے بڑھ آئے تھے۔ رسُول اللہؐ نے ان کو دیکھکر فرمایا چاہو تو تم بیان کرو اور چاہو تو میں بیان کروں اس نے عرض کیا حضوؐر ہی فرماویں۔ جب آپؐ نے واقعات جنگ کا ذکر کیا۔ تو وہ کہنے لگا قسم اُس ذات پاک کی جس نے آپکو برحق نبی مبعوث کیا آپؐ نے کوئی بات قابل ذکر ایسی نہیں چھوڑی جسے میں بیان کروں ۔

۲۔ صُلح حدیبیہ کیوقت بکری قریش کے حلیف تھے اور خزاعی رسُول اکرمؐ کے ایک روز ایک بکری شخص رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بکواس کر رہا تھا خزاعی نے اسے ڈانٹا اسپر بنو بکر بگڑ گئے۔ اور خزاعیوں سے طرح جنگ ڈالدی۔ اور قریش نے در پردہ اُن کی مدد کی ۔ خزاعیوں کے دس سے زیادہ آدمی مقتول ہوئے۔ خزاعی رسُول اللہؐ کے حضوُر پہنچے۔ اور اپنا ماجرا اشعار میں سُنایا۔ حضوؐر نے فرمایا۔ ہم انشاء اللہ تمہاری فریاد رسی کرینگے۔ ادھر قریش نے دیکھا کہ کام بگڑ گیا۔ تو ابو سفیان بن حرب کو مدینہ بھیجا کہ عہد نامہ کی تجدید ہو جائے۔ اور مُدت بھی بڑھا دیجائے۔ حضُور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجدید کے کیوں طلبگار ہو گیا خدانخواستہ کوئی عہد شکنی کا واقعہ ہو گیا ہے۔ اُس نے کہا نہیں حضور ہم شرائط کی پابندی کر رہے ہیں۔ اور پھر چپکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے چلا آیا رسول اللہؐ نے سفر کی تیاری شروع کر دی اور اردگرد کے عرب اسلم غفار مزینہ جہینہ اشجع سلیم جمع کئے اور چڑھائی کی طرف مخفی رکھی تا خبر نہ پھیلجائے تا آنکہ دس ہزار مجاہد ہو گئے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ رستے میں آپکو آپ کے چچا عباسؓ ملے جو مسلمان ہو کر اپنے اہل کے ساتھ آرہے تھے۔ پھر ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب، رسول اللہؐ کے چچا کا بیٹا اور آپؐ کا رضاعی بھائی ملا۔ اِسکے ساتھ جعفر بھی تھے دونو اسلام لائے۔ ابو سفیان بن حرب بھی رسول اللہؐ کی ٹوہ لگانے نکلا تھا۔ مگر آخر مسلمان ہو گیا۔ اور یہ قصہ یوں ہوا کہ ابو سفیان حکیم بن حزام۔ بدیل بن ورقاء رسول اللہؐ کی ٹوہ لگانے کے لئے نکلے جب مر الظہران کے پاس آئے۔ تو انہیں آگ کے الاؤ دکھائی دیئے۔ ابو سفیان نے حیرت ظاہر کی کہ ہائیں؟ اتنے آدمی کہاں سے آ گئے۔ اتنے میں رسول اللہؐ کے چوکی پہرہ والوں نے اُسے گرفتار کر لیا۔ اور رسول اللہ صلعم کے حضور پیش کیا۔ ابو سفیان اسلام لے آیا۔ حضور انور نے اپنے چچا عباسؓ کو فرمایا۔ کہ اسے ایک تنگ جگہ کے قریب کھڑا کر کے فوجی شان و شوکت دکھا دو۔ تاکہ مسلمانوں کی طاقت کا اسے علم ہو جائے اور جنگ کر کے ہلاک نہ ہوں چنانچہ جب یہ انتظام ہو گیا۔ تو لگا لشکر اسلام قبیلے قبیلے ہو کر گزرنے۔ ایک دستہ گزرا۔ ابو سفیان نے پوچھا یا عباسؓ یہ کون ہیں۔ جواب دیا گیا غفار ابو سفیان نے کہا غفار؟ غرض اسی طرح جہینہ سعد بن ہذیم سلیم گزرے۔ اور ابو سفیان مرعوب ہوتا گیا آخر ایک زبردست دستہ جو گزرا تو حیرت سے کہا یہ کون ہیں۔ جواب میں حضرت عباسؓ نے فرمایا یہ انصار ہیں سعد بن عبادہ کے جھنڈے تلے لڑنے مرنے کو طیار۔ سعد بن عبادہ نے جوش میں آکر کہا آج بڑے معرکہ کا دن ہے۔ اور کعبہ کی حرمت حلال ہونیکا پھر ایک اور گروہ گزرا جس میں حضور رسول کریمؐ اور آپؐ کے صحابہؓ زبیر بن عوام کیساتھ تھے۔ ابو سفیان نے کہا آپؐ کو معلوم ہے سعد بن عبادہ نے کیا کہا فرمایا کیا کہا؟ بتایا کہ یوں کہا۔ تو فرمایا سعد نے غلط کہا۔ آج اللہ تعالےٰ کعبہ کی اور بھی عزت بڑھائے گا۔

اِس کے بعد رسول اللہ صلعم نے خالد بن ولید اور اسکے ہمراہیوں کو حکم دیا کہ مکہ کے اوپر کیطرف سے داخل ہوں اور بغیر اسکے جو لڑائی میں پیشدستی کرے کسی سے نہ لڑنا اور آپؐ نیچے کی طرف سے داخل ہوئے قریش کے چند مردوں نے خالدؓ کو روکا مگر خالد سیف اللہ کب رکنے والے تھے۔ اُنکو شکست دیکر اندر داخل ہو گئے۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے اہل مکہ کو امن دیا۔ اور اعلان کر دیا گیا۔ جو مسجد الحرام میں داخل ہو جاوے۔ وہ مامون ہے۔ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بھی مامون ہے۔ جو اپنے دروازے کو بند کر لے وہ بھی مامون۔ البتہ چند آدمی ایسے ہیں جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوجہ اپنے جرائم قبیحہ کے گردن زدنی ہیں ۔
مثلاً کعب بن زہیرؓ - عکرمہ بنؓ ابی جہل
صفوان بنؓ امیہ عبد اللہ بنؓ سعد بن ابی سرح کاتب
وحی جو مرتد ہوگیا تھا۔ وحشیؓ حضرت حمزہؓ کا قاتل
اور ہندہ بنت عتبہؓ ابو سفیان کی بی بی جب آپؐ
خانہ کعبہ میں پہنچے تو اسوقت ۳۶۰ بُت تھے۔ بس
آپ اپنی چھڑی سے ہر ایک کو ٹھکراتے جاتے اور
فرماتے جاتے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ حضرت ابراہیمؑ وحضرت
اسمٰعیلؑ کی تصویریں تھیں وہ بھی مٹادی گئیں۔
الغرض کعبہ معبودات باطلہ سے پاک صاف کیا گیا
اور اس میں اللہ اکبر کی صدا گونج اٹھی۔ پھر آپؐ
مقام ابراہیمؑ پر پہنچے اور زمزم کا پانی پیا۔ پھر آپؐ
مسجد میں بیٹھ گئے۔ سب گردنیں ادب سے جھکی
ہوئی تھیں۔ اور لوگ سوچ رہے تھے۔ کہ آپؐ
ان مشرکین مکہ سے کیا سلوک فرماتے ہیں جنہوں
نے آپؐ کو ایسی ایسی اذیتیں دیں اور شہر سے نکالا۔
اور آپؐ کے قتل کر دینے کا ارادہ کیا۔ اور پھر آپؐ کے
صحابہؓ سے جنگ کی۔ آپؐ خطبہ پڑھنے کے بعد
کھڑے ہوئے حمد و ثنا کے بعد فرمایا :-

سنو! اللہ تعالےٰ نے مکہ معظمہ کو جس دن
آسمان و زمین پیدا کئے شرف بخشا۔ اور اس کی
تکریم و تحریم قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔ کسی
شخص کیلئے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانیوالا
ہے۔ جائز نہیں کہ یہاں خونریزی کرے یا درخت کاٹے۔
اگر یہ کہو کہ رسول اللہ نے ایسا کیا تو کہدو۔
کہ اللہ نے اپنے رسول کو اذن دیا مگر تمہیں اجازت
نہیں دی اور میرے لئے صرف ایک گھڑی کی
اجازت ہوئی۔ اب اسکی حرمت ویسی ہی ہے۔
جیسے کل تک تھی۔ سننے والے دوسروں کو پہنچادیں
حاضرین غیر حاضروں کو سنادیں ۔

قریشیو! تم کیا گمان کرتے ہو میں تم سے
کیا سلوک کرنیوالا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا۔
آپ بڑے کریم النفس بھائی کریم النفس کے بیٹے
ہیں۔ اچھا ہی سلوک کروگے۔ فرمایا جاؤ۔ تم
سب آزاد ہو۔ پھر لوگ بیعت اسلام کے لئے
امنڈ آئے۔ معاویہؓ بن ابو سفیان بھی ایمان لایا۔
ابو قحافہ بھی یعنی صدیقؓ کے والد۔ ایک شخص آیا جو
خوف سے کانپ رہا تھا فرمایا کیوں ڈرتے ہو۔
مطمئن رہو میں بادشاہ نہیں ایک قریشن کا بیٹا
ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی ۔

مردوں کی بیعت ہو چکی تو عورتوں کی بیعت
شروع ہوئی اور اسکے الفاظ وہی تھے جو بیعت عقبہ
میں ذکر ہوچکے۔ پھر آپؐ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ
کی چھت پر اذان دے۔

پھر آپؐ نے اپنے آدمی بھیجے کہ بتوں کو
ڈھاآویں۔ عزیٰ کو بھی گرایا گیا جو قریش کا نخلہ میں
بڑا بُت تھا سواع کو مٹایا گیا جو مکہ سے تین میل کے
فاصلہ پر ہذیل کا بُت تھا۔ پھر منات کو ڈھایا گیا جو
کلب و خزاعہ کا بُت تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کے خون کا اعلان ہو چکا تھا۔ اُن میں سے بعض تو قتل ہو گئے اَور بعض کے لئے خدا نے نجات کے سامان پیدا کر دیئے ؏

عکرمہ بن ابی جہل مسلمان ہو گیا۔ ایسا ہی ہبار بن الاسود صفوان بن امیہ اور حارث بن امیہ اور حارث بن ہشام زبیر بن ابی امیہ المخزومی کو ام ہانی نے پناہ دی تو آپؐ نے قبول فرمائی۔ عبداللہ بن سعد بھی ایمان لایا مگر حضوؐر نے اس سے منہ پھیر لیا ابوسفیان کی بیوی ہند نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ کعب بن زہیر ایک قصیدہ لکھ لایا جو بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے ؏

جب "انّ الرسول لسیف یستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول"۔ پڑھا تو حضوؐر نے اپنی چادر اسے انعام بخشدی ؏

اَور وحشی کے بارے میں صحیح بخاری میں یُوں لکھا ہے۔ وُہ بیان کرتا ہے میں طائف کیطرف چلا گیا جب اُنہوں نے اپنے قاصد رسُول اللہ کیطرف بھیجے تو چونکہ قاصدوں کو نہیں مارتے اسلئے مَیں اُنکے ساتھ رسُول اللہؐ کے حضوؐر حاضر ہُوا۔ مجھے دیکھکر فرمایا تو ہی وحشی ہے عرض کیا ہاں؟ پُوچھا کیا تم ہی نے حمزہؓ کو مارا تھا۔ وحشی نے کہا حضوؐر کو صحیح خبر ملی ہے فرمایا کیا تم یہاں سے چلے نہیں جاتے بس میں نکل آیا۔ پھر جب مسیلمۃ الکذاب نے خروج کیا تو میں نے جی میں کہا میں اسے ماروں گا۔ تا اس اشر الناس کے قتل سے اس خیر الناس کے قتل کا داغ گناہ کم ہو۔ چنانچہ میں نے مسیلمہ کو دیکھکر اسپر ایک ہتھیار پھینکا۔ جو سینہ میں بیٹھکر کندھوں سے نکل آیا۔ اتنے میں ایک انصاری اچھل کر بڑھا۔ اَور اُس نے تلوار سے گردن اُتار دی ؏

۳۔ واقعہ حنین۔ فتح مکّہ سے لوٹنے کے قبل رسول اکرمؐ نے دس ہزار اہالیان مدینہ اور دو ہزار فتح کے دن مُسلمان ہونیوالوں کے ساتھ قبیلہ "ہوازن اَور ثقیف" پر چڑھائی کی جو لڑائیوں کی طیاریاں کر چکے تھے۔ آپؐ کے ساتھ ۸۰ کے قریب مشرک بھی تھے۔ جب حنین میں پہنچے تو رسُول اللہ صلعم نے ایک شخص کا قول سُنا۔ کہ ہم کم تعداد ہونے کیوجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ یعنی ہم بہت ہیں اور اسپر عُجب کا اظہار کیا۔ رسُول اللہ صلعم پر یہ کلمہ بہت شاق گزرا۔ خیر پھر لڑائی ہُوئی۔ تو وُہ بڑا بول پیش آیا۔ اور مسلمانوں میں باوجود اتنی کثرت کے شکست کے آثار پیدا ہو گئے۔ مُسلمان بھاگ نکلے مگر رسُول اکرمؐ ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ جس میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، عباس، ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہم تھے۔ وہیں جمے رہے۔ اس گھمسان کی جنگ میں اور اس ہنگامہ محشر خیز میں رسُول اللہؐ بڑے جوش اَور صدق اثبات و استقلال و اطمینان قلب و جرأت کے ساتھ فرما رہے تھے:۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

مَیں نبی ہُوں مَیں جھوٹا نہیں۔ مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر رسُول اللہؐ کے حکم سے حضرت عباسؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے انصار کو بلایا۔ کیونکہ آپؐ کی آواز بہت بلند تھی۔ تو مسلمانوں کو اپنی غلطی پر آگاہی ہوئی اور وہ واپس لوٹے اور ایسا جم کر مقابلہ کیا۔ اور یکجان ہو کر حملہ کر دیا کہ کفار کو شکست ہو۔ مشرکین کے ستر سے زیادہ قتل ہوئے اور بہت سے قید کئے گئے۔ اور مسلمانوں نے جن میں سے صرف چار شہید ہوئے۔ ان کے اموال پر قبضہ کیا اور اہل و عیال کو اپنی حفاظت میں لیا۔ شریک جنگ مشرکوں میں بہت سے مسلمان ہو گئے۔

اس واقعہ حنین سے دو امر ثابت ہوئے۔

ایک یہ کہ کبھی اپنی کثرت پر غرہ نہیں کرنا چاہیئے اور ناصرِ حقیقی کی نصرت سے کبھی بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جنگ میں ایمان و ثبات صبر و استقامت کام آتے ہیں۔ دیومحنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئاً۔

دوسری وجہ شکست کی یہ تھی کہ لشکر میں مشرکین و اعراب بھی شامل تھے اور پھر نو مسلمین جو اسلام سے .... مدافعت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ ان لوگوں کی طرح کیونکر لڑ سکتے تھے جو انصار و مہاجرین تھے۔

۴۔ غزوہ طائف۔ حنین میں جن لوگوں نے حضورؐ کا ساتھ دیا۔ ان کے ساتھ آپؐ نے ان بھگوڑوں کا تعاقب فرمایا اتنے میں.. ثقیف قوم کے لوگ طائف میں قلعہ بند ہو کر ایک سال کا سامان خورد و نوش بھی ذخیرہ کر چکے تھے۔ جب انہوں نے مسلمانوں کو دیکھا۔ تو شدت کے ساتھ تیروں کی بوچھاڑ کی جس سے بہت سے مسلمان زخمی ہوئے۔ اور بارہ تو شہید بھی ہو گئے ۱۹ دن تک محاصرہ رہا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اسلئے آپؐ جعرانہ کی طرف لوٹ گئے جہاں حنین کے قیدی رکھے گئے تھے۔

۵۔ وفود ہوازن۔ کچھ دن کے بعد ہوازن کے وفود مسلمان ہو کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان کو اختیار دیا۔ خواہ اپنے قیدی لے جاؤ۔ خواہ مال جو غنیمت میں لیا گیا۔

رسول اللہ صلعم نے جعرانہ میں ۱۳ رات قیام فرمایا۔ عمرہؓ کے ارادے سے احرام باندھکر مکہ میں رات کیوقت داخل ہوئے۔ طواف کیا۔ حجر اسود کو چوما اور اسی رات لشکر کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور آپؐ دو ماہ سولہ دن مدینہ سے باہر رہے۔

فتح مکہ کے بعد یہ اثر ہوا کہ تمام مشرک قبائل اسلام کے حلقہ بگوش ہونے لگے۔ اور یوں وہ ہر طرح کی ظلمات سے نکلکر آفتاب صداقت کے نور سے منور ہوئے اور وحشی سے مہذب اور مہذب سے با خدا انسان بننے لگے۔

نویں سال کے واقعات

۱۔ اس سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی بن ابی طالبؓ کو ڈیڑھ سو سوار کے ساتھ فلس کیطرف بھیجا۔ جو قبیلہ طی کا بت تھا۔ اس کے پجاریوں نے مقابلہ کیا۔ مگر کچھ پیش نہ گئی۔ حضرت علیؓ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو گرا کر جلا دیا۔ اور وہاں بہت سے قیدی اور بھیڑ بکریاں غنیمت میں ملیں۔ قیدیوں میں حاتم الطائی مشہور سخی عرب کی بیٹی سفانہ نام بھی تھی۔ جب مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلعم نے سفانہ پر احسان کیا اور اسے رہا کر دیا۔ سفانہ نے دعا دی کہ ایسے ہاتھ تیرے شکر گزار رہیں جو انقلابات زمانہ سے غنی ہونے کے بعد فقیر ہوں اور تجھ پر کوئی ایسا ہاتھ مالک نہ ہو جو فقر کے بعد غنا کو پا گئے۔ تیرے لطف و احسانات اپنے محل موقعہ پر پیش آتے رہیں۔ اور تجھ پر کوئی ایسا وقت نہ آئے۔ کہ کسی لئیم کے پاس اپنی حاجت لیجائے۔ کسی شریف کی نعمت چھینی جائے تو اللہ تیرے ذریعے سے اُسے واپس دلادے ؛

۲۔ سفانہ کا بھائی عدی شام کی طرف بھاگ کر چلا گیا تھا۔ بہن نے رہا ہو کر بھائی کو رسول اللہ صلعم کے حسن خلق و نیک سلوک کی خبر دی اور کہا بھائی جان فرمانبردار بنجاؤ۔ اگر وہ فی الواقعہ نبی ہے تو اجر پاؤ گے۔ اور اگر وہ بادشاہ ہے تو پھر بھی تمہارے مرتبہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اسپر وُہ مدینہ آیا اور رسول اللہ صلعم سے ملا۔ آپ کو بتایا میں حاتم کا بیٹا ہوں۔ رسول اللہؐ اپنے گھر لیگئے رستے میں حضورؐ کو کسی بڑھیا نے بہت دیر ٹھہرائے رکھا اور کچھ عرض معروض کرتی رہی۔ عدی نے یہ نظارہ دیکھکر کہا واللہ یہ بادشاہ تو نہیں (اہل اللہ ہے)۔ گھر آکر رسول اللہؐ نے عدی کو اسلام کی تبلیغ

کی اور تین بار اسلم تسلم فرمایا۔ اس نے پہلے تو کہا کہ میں ایک دین پر قائم ہوں (نصرانی تھا) لیکن جب آپؐ نے فرمایا کہ میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ واقف ہوں۔ اور نجات اِسی میں ہے۔ کہ اس افضل الادیان میں آجاؤ تو وُہ اِسلام لایا ؛

۳۔ مدینہ اور دمشق کے درمیان ایک مقام ہے تبوک وہاں رسول کریم صلعم کو فوج کشی کرنی پڑی اُسکا نام غزوہ تبوک غزوۂ عسرۃ ہے کیونکہ اسکی طیاری اُن ایام میں کرنی پڑی جبکہ قحط تھا۔ اور جو کچھ فصل تھی وُہ پکے ہوُئے یا پکنے کے قریب تھے۔ شدت گرما کا یہ حال تھا کہ ہر ایک طبیعت آرام و سکون کی طلبگار تھی۔ اور یہ بڑا لمبا سفر تھا جسے اختیار کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ سواری کے لئے جانور ملتے ہی نہ تھے۔ اور جو ملے ان میں سے بہت سے اونٹ صرف اِسلئے ذبح کرنے پڑے کہ اُن کے خزانے میں جو پانی ہے وُہ پینے کے کام آئے۔ غرض ہر قسم کی تنگی تھی۔ پانی کی۔ اخراجات سفر کی۔ سواری کی ؛

اِس لشکر کشی کا سبب یہ تھا کہ سرحد پر بہت سی فوج مُسلمانوں پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہو رہی تھی۔ حضورؐ نے مناسب جانا کہ ان حملہ آوروں کو وہیں روکا جائے۔ اسلئے آپؐ نے مکّہ مدینہ اور قبایل عرب سے لشکر جمع کیا۔ اور اغنیاء کو تنگدستوں کیلئے سامان سفر مہیا کر دینے کا ارشاد کیا۔

حضرت عثمان بن عفان رضؓ نے دس ہزار دینار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین سو اونٹ مع ساز و سامان اور پچاس گھوڑے پیش کئے۔ رسول اللہ صلعم نے آپ کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

حضرت ابو بکرؓ اپنا تمام مال و اسباب لے آئے جو چار ہزار درہم کی مالیت کا تھا حضرت عمرؓ بن الخطاب آدھا مال لائے اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے دو سو اوقیہ دیئے اور عباسؓ و طلحہؓ بھی بہت سامان لائے۔ اور عاصم بن عدی ۹۰ وسق (وسق ۶۰ صاع) کھجور مستورات نے بھی اس چندے میں حصہ لیا۔ اور جو زیور کسی سے بن آیا دیدیا۔ یامین بن عمر اور کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور آئے ہمیں سواری دلائیے۔ تو حضورؐ نے فرمایا میرے پاس موجود نہیں۔ تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے۔ انہیں کی شان میں یہ آیت آئی ہے:۔ تولوا و اعینھم تفیض من الدمع حزنا ان لا یجدوا ما ینفقون۔

پرجوش مخلصین کا تو یہ حال تھا۔ مگر چند منافقین ایسے بھی تھے جنہوں نے کہا کہ اس شدت کی گرمی میں جانا ہلاکت میں پڑنا ہے۔ اسپر آیت نازل ہوئی:۔ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ (دوزخ کی آگ اس سے بھی زیادہ گرم ہے)

چند اعرابی جن کی تعداد ۸۲ تک پہنچتی ہے۔ ضعف یا قلت اسباب کا عذر لے کر آئے اور پیچھے رہجانے کا اذن چاہا۔ حضورؐ نے ان کو اجازت دیدی۔ چند منافق بغیر عذر کے رہ گئے ان کا سردار عبد اللہ بن ابی تھا چند مسلمان بھی رہ گئے لیکن انہیں کوئی شک وارتیاب نہ تھا۔ بلکہ محض سستی سے۔ منافقوں کی ایک جماعت ایسی بھی تھی جنہیں رسول اللہؐ نے گھروں میں رہ جانے کا اذن دیدیا۔ مگر اس پر عتاب نازل ہوا۔ عفا اللہ عنك لم اذنت لھم حتی یتبین لك الذین صدقوا وتعلم الکاذبین۔

اس سفر میں حضورؐ نے جناب علیؓ کو اپنے اہل کی محافظت کے لئے پیچھے چھوڑا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم راضی نہیں۔ کہ میرے بعد تم اس پوزیشن میں رہو جیسے ہارون موسیٰؑ کے پیچھے رہے تھے ہاں اتنا فرق ہے کہ ہارون نبی تھے اور تم نبی نہیں۔

الغرض رسول اللہ صلعم تیس ہزار لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے رستے میں رسول اللہؐ کی اونٹنی گم ہوگئی۔ بعض منافقوں نے کہا نبوت کا دعوے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ اونٹنی کہاں ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نبوت کی حقیقت سے بیخبر ہو۔

میں وہی غیب جانتا ہوں جسپر خدا آگاہ کردے۔ اس اونٹنی کا پتہ بھی مجھے اس نے دیدیا ہے وہ فلاں وادی میں ہے۔ اور اسکی مہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک درخت سے اُلجھ گئی ہے۔ اس لیئے وہاں رُکی پڑی ہے۔ جب تبوک پہنچے تو وہاں مخالفین کا وہ جتھا (جیسا کہ سُنا تھا) نہ تھا ؎

لوٹنے سے پہلے ایلہ کا والی یوحنا۔ اہل جرباء اور رح بیناء (جو شام کے شہر ہیں) کے ساتھ حاضر ہُوا۔ اور جزیہ دینا قبول کیا۔ ان کو امان نامہ لکھدیا۔ جب تک کہ وُہ اس عہد مصالحت پر قائم رہیں ؎

پھر رسُول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ آیا ہمیں اس تبوک سے آگے بڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر آپؐ کو اللہ نے حکم کیا ہے تو بسم اللہ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر میں آگے بڑھنے میں مامور ہوتا تو مشورہ کی ضرورت نہ تھی۔ ۲۰ روز قیام کے بعد آپؐ تبوک سے واپس لوٹے آپؐ نے راہ میں ایک مسجد بھی بنائی۔ مدینہ کے قریب پہنچکر حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو تمہارے ساتھ سفر میں عذر کے سبب نہیں گئے۔ مگر ثواب میں تمہارے شریک رہے ؎

مدینہ میں داخل ہوئے تو حضرت عباسؓ نے عرض کیا۔ کچھ مدحیہ اشعار عرض کروں فرمایا لا یفضض اللہ فاك۔ اس قصیدہ کے دو شعر یہ ہیں:۔

وانت لما ولدت اشرقت الارض
وضاءت بنورك الافق ۔ فنحن فی ذالك
الضیاء وفی النور وسبل الرشاد نخترق

جب تو پیدا ہُوا تو زمین روشن ہوگئی اور تیرے نُور سے زمین کے کنارے جگمگا اُٹھے۔ اور ہم اس روشنی نور میں ہدایت کی راہیں طے کر رہے ہیں ؎

۴۔ ایک وفد ثقیف کا دربار رسالت میں حاضر ہُوا۔ اسلام لایا۔ اور اپنی قوم اہل طائف کو بھی دعوت اسلام دی جو قبول ہوئی ؎

ذی قعدہ کے مہینے میں رسُول اکرمؐ نے ابو بکرؓ صدیق کو حکم دیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ حج کریں۔ اور یوم النحر کو یہ اعلان کردیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی ننگا طواف کرے وہ روانہ ہو چکے تھے۔ کہ بعد میں آپؐ پر سورہ براۃ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اس لیئے آپؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ یہ آیات لوگوں کو حج اکبر کے دن سنادیں اور فرمایا کہ انکی تبلیغ کسی میرے قریبی ہی کو کرنی چاہیئے۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو مشرک عہد شکن ثابت ہوئے ہیں۔ اب ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں رہا۔ ۴ ماہ کی مہلت دیجائے اس میں اپنی بہتری اور بہبودی کے لئے جو کچھ مناسب سمجھیں کرلیں اور جن مشرکوں نے مسلمانوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ان کے عہدونکی مدت پوری کی جائے۔ اس سفر میں حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ؎

۵۔ عبد اللہ بن ابیّ بن ابی سلول اس سال مرگیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مسلمان اس کی شرارتوں سے امن میں ہوئے ؛

۶- ام کلثوم بنت الرسول نے انتقال کیا ؛

دسواں سال

۱- اس سال رسول اکرم صلعم نے تین سو سوار دل کے ساتھ حضرت علیؓ کو اہل یمن کے قبیلہ بنی مدحج کی طرف بھیجا اور ایک جھنڈا تیار کر کے دیا اور دستار بندی فرمائی اور فرمایا کہ

پہلے اُنہیں لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ منواؤ۔ جب مان لیں تو پھر نماز کا حکم دو۔ اور فی الحال ان سے اور کچھ مطالبہ نہ کرو اور ایک شخص بھی تمہارے ذریعے سے ہدایت پاگیا۔ تو یہ تمہارے لئے ان تمام اشیاء سے زیادہ قیمتی ہے جن پر سورج چڑھتا ہے اور ان سے مقابلہ نہ کرو جب تک وہ پیشدستی نہ کریں۔ اور جب دو شخص تیری پاس کوئی مقدمہ لائیں تو جب تک دوسرے کی بات بھی نہ سُن لے اُنہیں فیصلہ نہ دے ؛

پس حضرت علیؓ روانہ ہوئے۔ جب اُن کے پاس پہنچے اور اُنکو اسلام کی طرف بلایا۔ تو اُنہوں نے انکار کیا۔ اور لڑائی پر تل گئے اور اس آویزش میں اُن کے بیس آدمی کام آئے اور وہ شکست یاب ہوئے۔ حضرت علیؓ نے اسوقت انکا تعاقب نہ کیا۔ لیکن بعد میں پھر اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول کرلی اور ان کے رؤسا نے اس شرط پر بیعت کرلی کہ ہم زکوٰۃ دینگے۔ لیکن ان کی ریاست ہمارے ہی سپرد رہیگی۔

حضرت علیؓ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ واپس لوٹے اور مکہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلعم کو آملے ؛

اس کے بعد حضورؐ نے اہل یمن کیطرف اسلام کے مسائل سکھانے کے لئے دو معلم حضرت معاذ اور حضرت موسیٰ الاشعری بھیجے اور ان کو ہدایت دی کہ نرمی اور آسانی اور سہولت سے کام لو۔ تنگی نہ کرو اور ان کو بشارت دو اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے ان کو نفرت پیدا ہو۔ اور معاذؓ سے کہا کہ تمہارا سابقہ ایک قوم اہل کتاب سے پڑنیوالا ہے۔ پس جب ایسا ہو تو اول اُنہیں لا اٰلہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ منواؤ۔ جب یہ مان لیں تو پھر ان کو خبر دو کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب یہ بھی مان لیں تو پھر انہیں زکوٰۃ کا حکم سناؤ۔ جس سے یہ غرض ہے کہ تمہارے اغنیاء سے ان کے مال کا کچھ حصہ لیکر تمہارے ہی فقراء کو دیا جائے۔ خبردار ان کے اعلیٰ اور عمدہ مالوں پر تصرف نہ کرنا اور مظلوم کی فریاد سے ڈرنا کیونکہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں ؛

حضرت معاذؓ تو وہیں یمن میں رہے۔ یہانتک کہ رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے۔ اور ابوموسیٰؓ نے حجۃ الوداع میں نبی کریمؐ کی قدم بوسی کا شرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کیا۔

۲۔ اِس سال رسُول اللہ صلعم نے وہ حج کیا۔ جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ آپؐ ہفتہ کے دن ۲۵ر ذی القعدہ کو روانہ ہوئے۔ اور ۸ر ذوالحجہ کو منیٰ میں گئے۔ اور رات وہیں گزاری۔ اور نویں کو عرفات میں گئے۔ اور وہاں ایک جامع فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا۔ جس میں دین کے اصول و فروع کا ذکر تھا۔ اسی روز اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا نازل ہوئی۔ جس کے بارے میں بروایت حضرت عمرؓ بخاری میں ایک یہودی کا قول مندرج ہے۔ کہ اس نے کہا اے امیرالمومنین ایک آیت تمہاری کتاب میں ایسی ہے۔ کہ اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس روز کو عید قرار دیتے۔ اس کے بعد آپؐ مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

۳۔ یہ وُہ سال تھا کہ یدخلون فی دین اللہِ افواجًا کا نظارہ پیش نظر آتا تھا۔ دُور دُور سے لوگ آتے اور خوشدلی کے ساتھ اسلام قبول کر کے واپس لوٹ جاتے۔

۴۔ منجملہ دیگر وفود کے بنو حنیفہ کا وفد بھی آیا۔ ان میں مسیلمۃ الکذاب بھی تھا۔ بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مسیلمۃ الکذاب آیا۔ اور یہ کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے خلیفہ بنائیں تو میں اُن کی بیعت کر لیتا ہوں۔ رسُول اللہ صلعم اس کی طرف بڑھے اور آپؐ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھا۔ اور آگے مسیلمہ اپنے لوگوں میں بیٹھا تھا۔ فرمایا۔ اگر تو یہ کھجور کی شاخ جو میرے ہاتھ میں ہے۔ مجھ سے طلب کرے۔ تو یہ بھی تجھے میں نہ دوں۔ کیونکہ مَیں تیری نسبت دیکھ چکا ہوں۔ جو کچھ میں نے دیکھا یعنے تیرا انجام اچھا نہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں حضورؐ کے اس ارشاد کی تشریح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتائی کہ آپؐ نے دیکھا تھا۔ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ جو مجھے بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر خواب میں مجھے وحی ہوئی۔ کہ ان پر پھونک مارو۔ جب مَیں نے پھونک ماری تو وُہ دونو اُڑ گئے۔ اس سے مُراد دو کذّاب ہیں۔ جو میرے بعد زور پکڑیں گے۔ ایک عنسی صنعاء کا۔ دُوسرا مسیلمہ یمامہ کا۔

۵۔ اسی سال ابراہیم ابن الرسُول فوت ہُوا۔

۶۔ رسُول اللہ صلعم کو ہجرت کئے دو ماہ دس دن کم دس سال ہو گئے۔

گیارھواں سال

آپؐ نے ایک لشکر ترتیب دیا۔ اور اُسے اسامہ بن زید بن حارثہ کی سپہ سالاری میں موتہ کے قریب بھیجنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ جہاں اسامہ کا والد قتل کیا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجرین و انصار مثل ابوبکرؓ عمرؓ ابوعبیدہؓ و سعدؓ کے شامل تھے اور اسامہؓ کی عمر تقریباً سترہ سال تھی لیکن یہ لشکر رسول اللہ صلعم کے بیمار ہو جانے کیوجہ سے روانہ ہو سکا۔

جب حضورؐ کا مرض بڑھ گیا۔ تو اپنی بیبیوں سے ایک ہی گھر میں ایام مرض گزارنے کی اجازت چاہی سب نے عائشہؓ کا گھر تجویز کیا۔ جب نماز کے لئے بھی باہر تشریف لانے سے معذور ہو گئے تو فرمایا۔ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ رسول اکرمؐ علیؓ اور فضل کے کندھوں پر ٹیک لگائے مسجد میں تشریف لائے عباسؓ آگے آگے آ رہے تھے اور حضورؐ اپنے سر پر رومال باندھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاؤں ضعف کے سبب زمین پر جمتے نہ تھے۔ آپؐ ممبر کے نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا:۔

"لوگو! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈرتے ہو۔ کیا کوئی نبی مجھ سے پہلے اپنی اُمّت میں زندہ رہا ہے؟ جو میری نسبت زندہ رہنے کی امید رکھتے ہو۔ دیکھو میں اپنے رب کے پاس جانیوالا ہوں اور تم بھی آخر میں آنیوالے ہو۔ میں تمہیں مہاجرین اولین کے ساتھ نیک سلوک کی وصیّت کرتا ہوں اور مہاجرین سے کہتا ہوں کہ وہ باہم تعلقات درست رکھیں۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ زمانہ گواہ ہے کہ انسان بجز ایماندارو اور اعمال صالحہ کے گھاٹے میں ہے ایک دوسرے کو حق پہنچاتے رہو اور صبر پر قایم رہو اور رکھو؛ تمام امُور اللہ کے قانون قدرت سے وَابستہ ہیں۔ اور جو امر دیر میں ہونیوالا ہو۔ اُسے جلدی نہ چاہو کیونکہ خدا تعالٰے تمہارے ماتحت نہیں تمہاری جلد بازی سے وہ جلدی نہیں کریگا۔ جو اللہ پر غالب آنیکی کوشش کرتا ہے۔ وہ خود مغلوب ہوتا ہے۔ جو اللہ کو چھوڑتا ہے۔ اللہ اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم والی بنو تو زمین میں فساد پھیلاؤ۔ اور قرابتوں کو قطع کردو۔ انصار کے بارے میں حسن سلوک و مدارات کی تاکید کرتا ہوں۔ اُن کے تم پر بڑے احسان ہیں اُنہوں نے اسلام کو جگہ دی اور یہانتک ایثار سے کام لیا۔ کہ اپنے پھلوں سے بھی تمہیں حصّہ دیا۔ اور تمہارے مکانات کا بندوبست کیا۔ اور وُہ خود بھوکے رہے اور تمہیں کھلایا۔ خود فقر و فاقہ سے گذارہ کیا اور تمہارے لئے سامان مہیّا کئے؛

سُنو! جو تم میں حاکم بنایا جائے وہ اس قوم کے نیکو کاروں کی عزّت و تکریم کرے اور اسکے بداعمالوں کے بارے میں درگذر و عفو سے کام لے میں تمہارا امیر سامان ہوں تم مجھ سے آخر ملنے والے ہو میری تمہاری ملاقات کا وعدہ حوض پر ہے جو وہاں آنا چاہے اُسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ کو اپنی زبان کو سوائے مناسب باتوں کے روکے رکھے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتُ النبیؐ۔ جب اتوار کا دن ہؤا۔ تو رسول اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی تکلیف بڑھگئی اور سوموار کے دن ۱۲۔ ربیع الاول کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ آپؐ نے لوگوں کو ہلاکت کے گڑھے سے نکالکر بام مراد پر پہنچانے کیلئے کیا کیا دُکھ اُٹھائے۔ اور کیا کیا کوششیں کیں۔ اور اُن بھولے بھٹکوں کو صراط مُستقیم پر لانے کے لئے کس قدر مشکلات کے پہاڑ اٹھانے پڑے اور باطل کا سر کچلنے کیواسطے کتنی جان کھپانی پڑی۔ یہ سب آپؐ کے کارناموں میں درج ہے اور اُمّت محمدیہ کا ایک ایک فرد اسکا زندہ گواہ موجود ہے فسق و فجور کی زندگی چھڑا کر پاکباز انسان بنا دینا کوئی معمولی کام نہیں۔ افکار کو نورانی بنا دینا اور تمام عالم میں مدنیّت و روحانیت کی رُوح پھونک دینا خاتم النبیّینؐ کے سوا اور کسی سے نہیں ہو سکتا۔

۳۔ وفات رسُول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے وقت ابو بکر صدیقؓ بنی الحارث بن الخزرج کی منازل سلخ میں تھے۔ اِدھر جب عمر بن الخطابؓ نے سُنا تو تلوار برہنہ کرکے نکلے گھومتے تھے اور کہتے جاتے تھے جو کہیگا۔ رسُول اللہ صلعم فوت ہوگئے یاد کریگا آخر حضرت موسیٰؑ بھی ۴۰ رات اپنی قوم سے غائب ہی رہے تھے۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آگئے اور اپنی دختر کے گھر میں داخل ہوئے۔ رسُول اللہ کے منہ سے کپڑا اٹھا کر بوسہ دیا اور روئے۔ پھر باہر نکلکر خطبہ پڑھا۔

سُنو! جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا وُہ سُن لے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو فوت ہوگئے۔ ہاں جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ اُسے بشارت ہو کہ اللہ زندہ ہے۔ اسپر موت نہیں آتی پھر پڑھا:۔ انك میت وانهم میتون۔ تو بھی (اے نبی) مرنے والا ہے۔ اور وُہ بھی مرنے والے اور وما محمدٌ الا رسولٌ قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابكم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاكرین۔ محمد صرف اللہ کے رسول ہیں اس سے پہلے تمام رسُول فوت ہو چکے (پس وُہ بھی فوت ہونگے) کیا اگر وُہ فوت ہوگئے یا قتل کئے گئے تو تم مرتد ہو جاؤ گے۔ جو ایسا کرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرسکتا۔ اور اللہ شکرگزاروں کو اجر دیگا۔ حضرت عمرؓ یہ سُن کر کہنے لگے۔ گویا یہ آیت میں نے اس سے پہلے کبھی پڑھی نہیں۔

۴۔ سوموار کا باقی حصہ منگل کی رات منگل کا دن اور بُدھ کی رات رسُول اللہ صلعم کا جنازہ گھر میں رہا۔ اور جب مسلمان ایک خلیفہ پر جمع ہو چکے پھر آپؐ کو غسل دیا گیا اور تین کپڑوں کا کفن پہنایا گیا۔ جس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔ بلا کسی امام کے سب مسلمانوں نے جنازہ پڑھا۔ مرد پھر عورتیں پھر بچے۔ پھر عائشہ صدیقہؓ ہی کے گھر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لحد نکالی گئی اور وہیں آپ بدھ کی رات کو دفن کئے گئے۔ قبر میں آپ کو حضرت علیؓ۔ عباسؓ اور ان کے دونوں لڑکوں فضل و قثم نے اُتارا۔ اور انہیں لوگوں نے غسل و تکفین کا انصرام کیا۔ کیونکہ گھر والے یہی تھے اور انہیں کا فرض تھا۔ اور آپؐ کی قبر پر بلالؓ نے پانی چھڑکا۔ اور آپؐ کی قبر زمین سے ایک بالشت بلند تھی۔

۴۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لئے دو باتیں چھوڑیں۔ ایک کتاب اللہ جس میں ایسی صداقتیں ہیں کہ قیامت تک کوئی انہیں جھٹلا نہیں سکتا۔ دوم سُنّت جو تعامل و احادیث میں محفوظ ہے اور آپ کی شریعت کی توضیح کرتی اور اُسے عملی صورت میں دکھاتی ہے۔

حضورؐ نے ارادہ فرمایا تھا جیسا کہ بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھوا دوں۔ تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ چونکہ آپ کو تکلیف بہت تھی اس لئے جاں نثاران بارگاہ نبوی نے عندنا کتاب اللہ حسبنا (کتاب اللہ ہمارے پاس ہے اور وہ کافی ہے) عرض کر کے حضورؐ کو یقین دلا دیا۔ کہ آپ کے منشاء مبارک کو ہم سمجھتے ہیں۔ تکلیف فرمانے کی حاجت نہیں بعض لوگ آپ کا یہ مطلب نہ سمجھے انہوں نے اعتراض کیا۔ مگر مجلس برخاست کر دی گئی۔

۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۶۳ سال کی عمر پائی۔ ۴۰ سال نبوت سے پہلے اور ۱۳ سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں۔

آپ کی ولادت۔ ہجرت۔ وفات کا ایک ہی دن ہے۔ سوموار ۱۲۔ ربیع الاول۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی کامل پیروی کی توفیق بخشے۔

۶۔ لوگوں نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ کہ جناب رسالتمآب کی کیسی طبیعت ہے۔ آپؓ نے کہا الحمد للہ اچھے ہیں۔ عباس بن عبد المطلبؓ نے ابو الحسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تین دن کے بعد وہ سانحہ پیش آنیوالا ہے۔ جو تیری زندگی پر انقلاب لائیگا۔ سنو بنی عبد المطلب کے چہرہ کی کیفیت جو عند الموت ہو جاتی ہے میں خوب پہچانتا ہوں۔ اسلئے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلعم اسی مرض میں فوت ہو جانیوالے ہیں آؤ ہم امر خلافت کے متعلق حضورؐ سے دریافت کرلیں حضرت علیؓ نے کہا میں نہیں پوچھتا اِس مسئلہ کو خدا پر چھوڑ دو۔

وفات کے بعد صحابہؓ میں بہت بحث ہوئی انصار اپنا حق سمجھتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہم مہاجر ہیں۔ سب سے پہلے اسلام لائے۔ حسب کے رُو سے بھی ہم ہی اکرم ہیں۔ ہم عرب کے مرکز میں رہنے والے بڑے بڑے خوبصورت وجاہت والے بہت اولاد والے اور رسول اللہؐ سے رشتہ داری میں قریب۔ قرآن مجید میں بھی ہمارا ہی ذکر پہلے ہے جیسا کہ فرمایا۔ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ اور تم اے انصار بیشک ہمارے دینی بھائی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فے میں ہمارے شریک اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارے مددگار تم نے ہمیں جگہ دی ہماری غمخواری کی۔ جزاکم اللہ خیراً۔ پس امارت ہمارا حق وزارت تمہارا ؎

یہ یاد رکھو کہ عرب سوائے قریش کے اس قبیلہ کے کسی کے تابع نہیں ہوں گے، پس تم اپنے مہاجر بھائیوں پر برتری نہ چاہو۔ جیسا کہ اُمید تھی۔ اِس تقریر کا کافی اثر ہُوا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے، بڑھایا جانے پر آپ نے بیعت کی اور پھر دوسرے مُسلمانوں نے ؎

اولاد۔ آپؐ کے تین بیٹے تھے۔ قاسم (یہ وہ بیٹا ہے جو نبوّت سے پہلے پیدا ہُوا۔ اور دو سال زندہ رہا) ابراہیم (۷۰ دن زندہ رہ کر فوت ہُوا) عبداللہ (جس کو طیب و طاہر بھی کہتے ہیں) اور چار لڑکیاں زینبؓ یہ سب سے بڑی لڑکی ہے جو اسلام لائی اور اس کا خاوند ابو العاص بھی اسلام لایا۔ رقیہؓ (آپ عثمان بن عفانؓ کی بیوی تھیں) اُمّ کلثومؓ (رقیہ کی وفات کے بعد آپ عثمان بن عفانؓ کے نکاح میں آئیں) فاطمۃ البتول (علی ابن طالبؓ کی زوجہ محترمہ)

یہ تمام اولاد بی بی خدیجہؓ بنت خویلد کے بطن سے تھیں۔ ہاں ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہُوئے۔ اور یہ سب نبوّت سے پہلے پیدا ہُوئے۔ صرف فاطمۃ الزہرا نبوّت سے بعد ایک سال پیدا ہوئیں۔ اور ابراہیم کی پیدائش ۸ ہجری کی ہے یہ سب آپؐ کی وفات سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ صرف فاطمۃ الزہرا چھ ماہ بعد فوت ہوئیں ؎

آپؐ کی بیبیاں۔ متفق علیہ بات یہ ہے کہ تعداد میں گیارہ تھیں۔ چھ قریشنیں تھیں خدیجہؓ بنت خویلد ان کی زندگی میں حضورؐ نے دُوسرا نکاح نہیں کیا۔ عائشہؓ بنت ابو بکر صدیقؓ (تاریخ وفات ۵۸ھ بعہد معاویہ) حفصہؓ بنت عمرؓ (وفات ۴۵ھ) اُمّ حبیبہؓ بنت ابی سفیان (وفات ۴۴ھ) اُمّ سلمہ ہند بنت ابی امیہ (وفات ۵۹ھ) سودہ بنت زمعہ (وفات ۵۴ھ)

اور چار عربیات زینبؓ بنت جحش بنی اسد بن خزیمہ سے (وفات ۲۰ھ بعہد عمرؓ) میمونہ بنت الحارث الہلالیہ (وفات ۵۱ھ) اُمّ المساکین زینبؓ بنت خزیمہ (وفات ۴ھ) جویریہ بنت الحارث بنی المصطلق سے (وفات ۵۵ھ)

اور ایک بنی اسرائیل سے صفیہ بنت حیی بن اخطب۔ بنی النضیر سے (وفات ۵۰ھ)

ان میں سے دو خدیجہؓ اور اُمّ المساکین تو رسُول اللہؐ کی حیات میں فوت ہو گئیں۔ اور باقی نو بعد میں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لونڈیاں حضورؐ کی چار تھیں (۱) ماریہ القبطیہ یہ والی اسکندریہ مقوقس نے ہدیۃً بھیجی تھی (وفات ۱۶ھ) (۲) ریحانہ القرظیہ (وفات ۱۰ ہجری بحیات رسول اللہؐ) ان کے سوا دو اور (۳) آپؐ کے چچوں میں سے دو اسلام لائے ایک حمزہؓ جو بعمر ۵۹ سال احد میں شہید ہوئے۔ دوسرے عباسؓ جو ۸۸ سال کی عمر میں بخلافت عثمان فوت ہوئے (۴) پھوپھیوں میں سے صفیہ (زبیر بن العوام کی ماں) اسلام لائیں (۵) آپؐ کی رضاعی ماں حلیمہ بنت ابی ذوئب السعدیۃ تھیں اور ثویبہ ابولہب کی جاریہ نے بھی آپؐ کو دودھ پلایا تھا (۶) آپؐ کے گھوڑوں میں سے مشہور نام یہ ہیں: لزاز۔ مرتجز۔ ظرب۔ یعسوب یعبوب۔ خچر کا نام دلدل۔ حمار کا نام یعفور۔ اونٹنی کا قصواء۔ ۲۰ اونٹنیاں ۱۰۰ بکریاں سات دنبے تھے انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اس پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔ مشہور زرہ کا نام ذات الفضول۔ مشہور تلوار ذو الفقار۔ مشہور خادم انس بن مالک۔

"شمائل"

حضورؐ کے چہرے سے ہیبت و وقار ٹپکتا تھا۔ اور نہایت خوبصورت شگفتہ رنگ تھے۔ دہن مبارک بھی نہایت موزوں اور خوش آیند تھا۔ آپؐ اس سے نہایت فصیح اور شیریں کلام فرمایا کرتے تھے اور باوجود روانی کے ہر کلمہ علیحدہ علیحدہ (یہانتک کہ گننے والا گن بھی سکے) بولتے تھے بلکہ دہرا بھی دیتے تھے۔ اور قبائل عرب سے اُن کی بولی میں گفتگو فرماتے تھے۔ آپؐ کا سر بہت بڑا تھا پیشانی نرم اور روشن اور کشادہ تھی اور اونچی ناک رخسارے ابھرے ہوئے نہ تھے۔ ریش مبارک گھنی کھلا سینہ اور بھرے ہوئے اعضاء درمیانہ قد۔ مائل بطوالت بال گھنگریالے نہیں تھے۔ مگر سیدھے بھی نہ تھے۔ کانوں کی لو تک رکھتے اور بغیر حج یا عمرہ کے کبھی آپؐ نے سر منڈایا نہیں۔ آپؐ اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ (مگر اس سے مراد اہتمام سے کنگھی پٹی نہیں) کبھی یونہی چھوڑ دیتے یا پیچھے الٹا دیتے۔ آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس۲۰ بال سفید تھے۔

آواز نہایت سریلی خوش آیند اور بلند دور تک پہنچنے والی تھی۔ آپؐ قہقہ نہیں فرماتے۔ زیادہ سے زیادہ ہنسی یہ تھی کہ باچھیں کھل جائیں اور اکثر تبسم فرماتے۔

آپؐ چلتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے تھے گویا اوپر سے نیچے کی طرف ڈھل رہے ہیں اور آپؐ اپنا پاؤں جما کر چلتے۔

جب آپؐ کسی کیطرف التفات فرماتے تو تمام بدن کے ساتھ مڑ کر آپؐ کے بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ آپؐ نے کبھی جمائی اور ڈکار نہیں لیا۔

۲۔ آپؐ کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے ذات برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی کمالات کی جامع اور آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری کی مصداق تھی۔ فقراء کے محب اور لوگوں پر نہایت مہربان تھے۔ یہی جی چاہتا تھا کہ آپؐ کی خدمت میں بیٹھے رہیں۔ تکلف آپؐ میں بالکل نہ تھا۔ مجلس میں جب تشریف لاتے بس جہاں جگہ دیکھتے بیٹھ جاتے۔ آپؐ اپنی تعظیم کے لیئے اصحاب کا اٹھنا پسند نہ فرماتے تھے۔ آپؐ اپنی ذاتی بات کے لیئے کسی پر ناراض نہ ہوتے تھے۔ بلکہ عفو اور درگذر سے کام لیتے۔ مگر جب حرمات اللہ کی ہتک کی جائے۔ تو پھر آپؐ غضب میں آجاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی ہے۔ کہ آپؐ نے کسی خادم اور بی بی کو کبھی نہیں مارا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کسی پر آپؐ کا ہاتھ نہیں اُٹھا۔ انس بن مالکؓ خاص غلام کہتا ہے۔ کہ حضورؐ درشت زبان نہ تھے۔ نہ کبھی کوئی فحش کلمہ زبان پر لائے۔ اور نہ لعنت بھیجتے زیادہ سے زیادہ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ فرمادیتے:

اللہ کی خشیت آپؐ کے رونگٹے رونگٹے میں تھی۔ اور باوجود علو منصب و رفعت رتبہ اور بشارت عصمت کے آپؐ اللہ کی بے نیازی سے ڈرتے تھے۔ آپؐ بڑے شجاع بڑے قوی بڑے سخی اور بڑے کریم تھے۔ غرض آپؐ کی اخلاق حمیدہ صفات ستودہ میں سے کس کس کا بیان ہو:

(لباب الخیار)

"معجزات"

عرب والوں کی اس حالت پر نظر ڈالو جو بعثت سے پہلے تھی۔ اور پھر وہ حالت دیکھو جو حضورؐ کی وفات کے وقت تھی۔ یہ کامیابی یہ کایا پلٹ دینا۔ اس کی نظیر تمام عالم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ پھر قرآن مجید جو آپؐ پر نازل ہوا۔ وہ قیامت تک ایک زندہ اعجاز ہے۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ کا دعوٰی اور اسکے ساتھ ہی وَلَنْ تَفْعَلُوْا کا اعلان تمام مذاہب عالم پر حُجّت قائم کر رہا ہے۔ اور پھر اس کی تعلیم پر چل کر ترقیاتِ جسمانی و رُوحانی پر پہنچنے والے انسان ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں۔ جو ان کمالات کے وارث ہوتے ہیں جو حضورؐ کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائے۔ اور وہ زمانہ کے حال کے مطابق معجزات سے اسلام کا غلبہ دُوسرے مذاہب عالم پر کرتے ہیں:

اس کے علاوہ ہزاروں پیشگوئیاں ہیں۔ جو ابتک پُوری ہو رہی ہیں اور سینکڑوں معجزات جن کا ذکر معتبر و مستند احادیث میں موجود ہے۔ مثلاً انشقاق قمر۔ تھوڑی خوراک سے بہت سے لوگوں کا سیر ہو جانا۔ اُنگلیوں میں سے پانی بہنا اور اُمت کا سیراب ہونا:

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وُہ توسیع اشاعت مصباح کے لئے پُوری پُوری کوشش فرمائے۔ (منیجر)

خلاصہ تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

خدا پر رکھو سچا ایمان تم
اُسی کا ہی جانو کل احسان تم

کوئی بھی بنانا نہ اُس کا شریک
کہ وُہ ذات ہے وحدہٗ لاشریک

کسی شخص کو تم نہ جانو حقیر
وُہ زندہ ہو۔ مُردہ ہو۔ مفلس امیر

مقدم رکھو دین کو دنیا پر
کہ ہے دائمی آخرت ہی کا گھر

کسی پاس حاجت نہ لیجاؤ تم
ہدایت کا رستہ نہ کر دینا گم

مدد مانگنا ہے خدا سے روا
وُہی دینے والا ہے حاجات کا

یہ ہے سوءِ ظنّی نہایت بُری
ہے حلقوم انصاف پر اک چھُری

جو مومن کا ہو قول یا فعل اُسے
کرو نیک ظن اُس پر اللہ سے

نہیں جو نہ کچھ دے تو اُس کے خلاف
نہ ہو جاؤ۔ اچھا نہیں انحراف

جو تکلیف ہو دین کی راہ میں
اُسے جھیلنے کا ہے فرمان تمہیں

نہیں اچھا لینا عبث اِنتقام
کرو صبر اس پر کئے جاؤ کام

اگر صبر ممکن نہ ہو برملا
برابر کا بدلا ہے لینا بُرا

بُروں کی نہ صحبت میں بیٹھو کبھی
کہ نیکوں کی صحبت ہے ہوتی بھلی

بھلے کام میں اوروں کی پیروی
ہے لازم نصیحت ہے پیغمبری

بدی کرنے والوں کو سمجھاؤ تم
طریق اُن کو نرمی کا سکھلاؤ تم

تمسخر بھی بے جا نہ کرنا کبھی
نہیں اچھا انجام اِس کا کبھی

میانہ روی تم کرو اختیار
رہو بے تکبّر بہ عزّ و وقار

تواضع بھلی ہے تکبّر بُرا
کیا کرتے ہیں غیبتیں بے حیا

نہ بیہودہ بکواس کرتے پھرو
گڑھے میں ہلاکت کے مت جا گرو

نہ جس کام میں فائدہ ہوتا ہو
اُسے چاہیئے چھوڑنا نیک خو

چھپاؤ جو اوروں کے ہوں کچھ عیوب
کہ ہے پردہ پوشی نہایت ہی خوب

عیُوب اپنے بس دفع کردو تمام
کہ اِصلاح و تقویٰ ہے بہتر مدام

کسی کو نہ ایذا کبھی دینا تم
غریبوں کی مت بد دُعا لینا تم

جو اپنے سے ادنےٰ ہو دیکھو اُنہیں
رہو شاکرِ حق ہر اک حال میں

اور اپنے سے اعلیٰ کو دیکھو اگر
پریشاں حسد سے نہ ہو بےخبر

بھلے کام کرنے کی ترغیب دو
بُرے کام کرنے سے بچتے رہو

اشاعت کرو علم کی ہر گھڑی
کہ فیاضی ہوتی ہے نافع بڑی

تم اخلاق اچھے کرو اختیار
رذائل سے بچتے رہو میرے یار

جو تم سے جُدا ہو تم اُس سے ملو
جو محروم رکھے تمہیں۔ اُسکو دو

جو لعنت کرے اُس پہ رحمت کرو
بدی جو کرے تم بُرا مت کرو

رکھو ظاہر و باطن اللہ کا ڈر
کہ مطلوب مقصُود ہے دادگر

دل اپنا اسی جاں پہ شیدا کرو
خُدا کا یقیں دل میں پیدا کرو

یہی ہے گناہ سوز فطرت کی بات
یہی ہے مجُرّب کلیدِ نجات

فرشتوں پہ ایمان لانا ہے کیا
کریں نیک تحریک لاؤ بجا

کتابیں خُدا کی جو نازل ہوئیں
وُہ قرآن میں ساری شامل ہوئیں

جو تعلیم اس میں ہے اس پر چلو
ہر اِک علم کو اُس کے تابع کرو

ہدایت جو لائے ہیں کُل انبیاءؑ
دل و جاں سے اُس کی کرو اقتداء

ہے نبیوں کا سردار احمدؐ نبیؐ
کرو اُس کی سُنّت کی سب پیروی

ہے وُہ قول و فعل و عقیدہ قبول
جو بتلائے اللہ کا سچا رسولؐ

فرشتوں کا انکار جس نے کیا
وُہ اسلام سے گویا خارج ہُوا

قیامت کے دن پر بھی ایماں ہو
جہاں جسم سے جمع پھر جاں ہو

ہر ایک نیک و بد اُسی نے جتلایا
یہ قانون لوگوں کو بتلا دیا

رکھو روزے سب مال کی دو زکوٰۃ
نتیجہ ہے تقویٰ ۔ ملے گی نجات

زن و مرد قائم کرو کل نماز
کہ ہے کفر و اسلام میں امتیاز

جو ہو استطاعت تو حج بھی کرو
ہر اک وقت اسلام کا دم بھرو

خُدا کے نبیؐ پر درود اور سلام
اسی پر ہے اس نظم کا اختتام

(یہ نظم آج سے ۲۹ سال پہلے میں نے لکھی تھی (اکملؔ) از "خلق محمدی"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وردِ مرا ہے رات دن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
لاکھ مصیبتیں پڑیں سینکڑوں مشکلیں ہوں گی — دل رہے اس سے مطمئن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کیوں نہ کہیں یہ مخلصین کیوں نہ پڑھیں یہ مومنین — تو ہے امین و مؤتمن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ہند و عرب میں شوق سے پڑھتے ہیں اٹھتے بیٹھتے — تیرے جواں تیرے مُسِن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
شان بڑھے نبیؐ کی کیا کہتے ہیں جب لکھو کہا — وحش و طیور و انس و جن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
جو ہے ہمارا شہریار۔ اُسکے کرم ہیں بے شمار — تو بھی نہ انگلیوں پہ گن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ہم میں مسیحؑ پاک تھا جس کا عدو ہلاک تھا — ہائے وہ راتیں اور دن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اکمل جاں نثار کی بات یہ ہے ہزار کی
حق سے کرے گا مُقترن صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہدیۂ مصباح

عرصہ سے میری یہ خواہش تھی۔ کہ ناظرات مصباح کی خدمت میں بہترین تحفہ بھیجوں۔ الحمد للہ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی توفیق کل نبیوں کے سردار حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات مختصر اور جامع شائع کرنیکی سعادت حاصل ہوئی۔ مجھے اُمید ہے کہ ناظرات اور بچے اس سے بہت فائدہ اٹھائینگے! اور غیر مسلموں کو بھی ہدیۃً دیکر ثواب حاصل کیا جائیگا۔ ایک پرچہ مصباح کا سوا تین آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوایا جا سکتا ہے:-

یہ بھی نوٹ کر لیا جائے۔ کہ یکم دسمبر کا مصباح اب شائع نہ ہوگا۔ یہ پرچہ اسی میں شامل ہے۔ اور اسی پر اس جلد کا اختتام ہے۔ پس جن خریداران نے تاحال مصباح کا چندہ ادا نہیں فرمایا وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے ذمہ کا چندہ ادا کر دیں۔ ۱۵ دسمبر نویں جلد کا پہلا پہلا نمبر شائع ہوگا:-

(مینیجر اخبار مصباح قادیان)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰ : اخبار مصباح قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۳۲ء

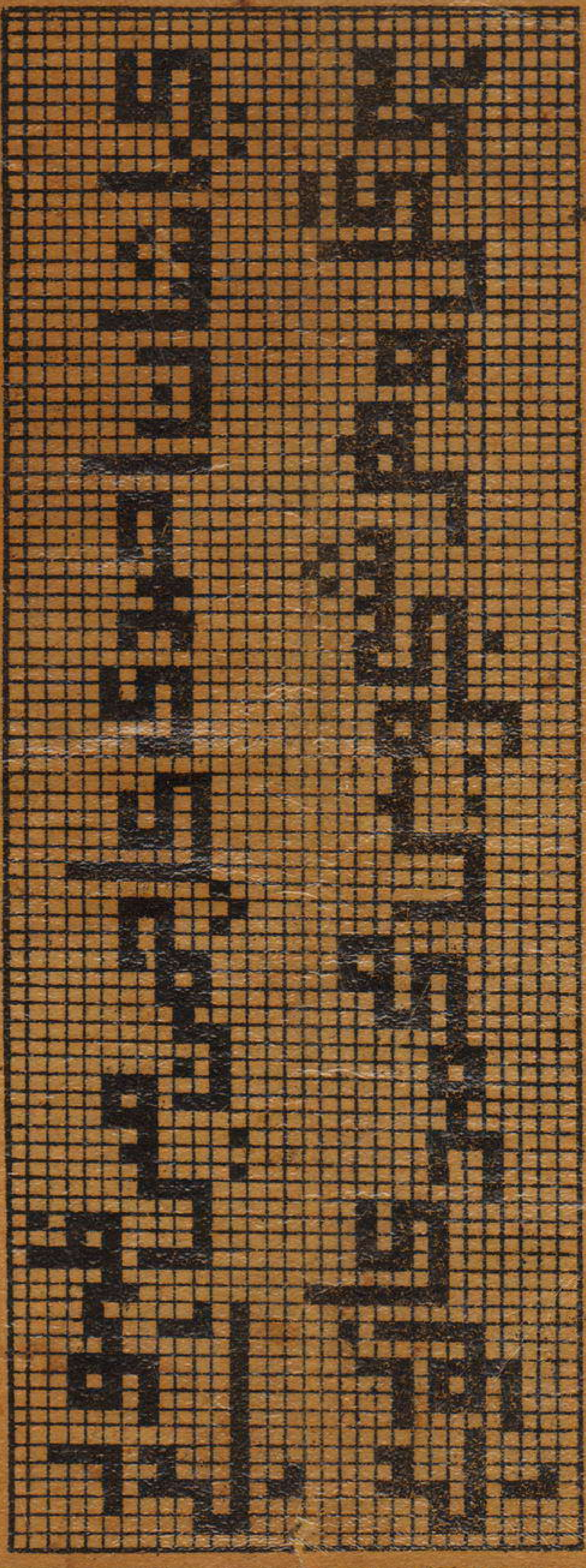

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)